رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۷

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

(انہ آوی القریہ)

الحکم

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عنہ (۳) ہندوستان سے باہر سے عہ (۴) غیر مذاہب والوں سے للعہ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے عہ

فہرست مضامین

نمبر ۳۰ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

جاپان مین اشاعت اسلام

جاپان اسوقت اپنی مادی ترقیات کیوجہ سے دوسری قومون کے لئے مطمح نظر بنا ہوا ہے علاوہ دوسری باتون کے مختلف مذاہب کے پیرو کوشش کرنا چاہتے ہین کہ جاپان کو اپنے مذہب مین تبدیل کر لین جنرل بوتھ جو مکتی فوج کا بانی مبانی ہے وہ جاپان پر اپنی فوج کو لیکر مذہبی یورش کرنا چاہتا ہے اسکا خیال ہے کہ وہ جاپان کو اور پھر جاپان کے ذریعہ کل ایشیا کو عیسائی بنا لیگا + مجھے اس پر بحث کرنے کی حاجت نہین ہے کہ وہ کہانتک اپنے اس ارادہ مین کامیاب ہوگا بلکہ صرف اتنا کہنا چاہتا ہون کہ چونکہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کسر صلیب کے لئے ہے اسلئے ہمارا فرض ہونا چاہئے کہ ایسی حالت مین جبکہ جاپان پر مکتی فوج کی یورش ہونے والی ہے۔ ہم بھی اپنے میگزین کو جاپان کے مختلف مقامات پر بھجوا دین جو عیسویت کی زہر کا ناقابل خطا تریاق ہے الحکم کی اس اشاعت مین کسی دوسری جگہ شیخ نور احمد صاحب پلیڈر کی چٹھی بھی درج کیجاتی ہے امید ہے احباب اسے توجہ سے پڑھین گے - اس نوٹ کی تحریک کا یہ بھی باعث ہوا کہ سیالکوٹ سے چودہری مولا بخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ نے مجھے لکھا ہے کہ وہان کی جماعت نے ۲۵ رسالہ جاپان کے لئے اپنے خرچ سے بھجوانے منظور کئے ہین - اس صورت پر اگر بیس مقامات کی جماعتین بھی.... اسی قدر تعداد اپنے خرچ سے جاپان بھجوائین تو وہان کافی اشاعت ہو سکتی ہے اس تجویز کو سرسری نظر سے نہین دیکھنا چاہئے بلکہ اس سے پیشتر کہ جنرل بوتھ عیسویت کی بیہودگی کو جاپان لے جائے - میگزین کے ذریعہ اس کی شناعت جاپانیون پر کھل جانی ضروری ہے اور میگزین کے اعلے درجہ کے مضامین کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفون نے بھی تسلیم کیا ہے - اسلئے اگر مسلمانون مین ملیت کا مفہوم مفقود نہین ہو گیا - تو میری رائے مین مسلمان اخبارات کے ایڈیٹرون کو چاہئے کہ وہ اپنے جرائد کے ذریعہ اس ساتھ کی عام اشاعت کیلئے مسلمانون کو توجہ دلائین - وہ تنگ دلی سے کام نہ لین - اسلام کی اشاعت ہر مسلمان کا قومی اور مذہبی فرض ہے اس مین کسی فرقہ کی تخصیص نہین -

---

دار الامان کا ہفتہ

۱- اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ کی طبیعت اچھی تھی اور آپ براہین احمدیہ جلد پنجم کی تصنیف مین مصروف تھے کہ یکایک ۲۰- اگست ۱۹۰۵ء کو آپ کے سر مین الماری کے تختہ سے چوٹ لگی - جسکی وجہ سے آپ کو سخت تکلیف ہوئی ۲۳- اگست ۱۹۰۵ء کو بعد عصر جناب شیخ رحمت اللہ صاحب حصول اجازت کے لئے آپ کے حضور حاضر تھے مجھے بھی اس تقریب پر حصول ملازمت کا موقع مل گیا فرمایا

" خدا کا شکر ہے کہ زخم مل گیا ہے + لیکن ابھی ضعف باقی ہے - نماز مین سجدہ کرتا ہون تو سر چکرانے لگتا ہے + مین دیکھتا ہون کہ ذرا آرام ہو جاتے تو اپنے کام مین لگ جاؤن "

اللہ اللہ! کیا سچ ہے ؎

من آن نیم کہ تغافل ز کار خود بکنم

اعلاء کلمۃ الاسلام کیلئے اس حالت مین بھی مضطر رہتا ہے - اگر کوئی فکر ہے تو اسی کا اور تکلیف ہے تو اسی کی -

بہرحال حضور کی طبیعت بہت اچھی ہے - آپکے اہل بیت خدا کے فضل و کرم سے سب اچھے ہین - اس اثنا مین ایک تازہ الہام اور رویا ہوئی جو دوسری جگہ درج ہے -

۲- بزرگان ملت کی صحت بھی الحمد للہ اچھی ہے

۳- مدرسہ تعلیم الاسلام ۲۰- اگست ۱۹۰۵ء سے ایک مہینہ کی موسمی تعطیلات کی تقریب پر بند کیا گیا ہے بورڈر اپنے گھرونکو چلے گئے ہین امسال طلباء اور مدرسین کو کہا گیا ہے کہ وہ چندہ وصول کر کے لائین - امید ہے مدرسہ تعلیم الاسلام سے محبت رکھنے والے اپنے ان قومی فقراء کو تہیدست نہ پھیرین گے -

۴- حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی صحت خدا کا شکر ہے یوماً فیوماً ترقی کر رہی ہے + اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی جیسا کہ لکھا جا چکا ہے تشریف لے آئے ہین - اور ۱۵- نومبر ۱۹۰۵ء تک انشاء اللہ العزیز قادیان مین رہین گے -

تازہ الہامات و رویا

۲۰- اگست ۱۹۰۵ء نزع عیسےٰ ومن معہٗ

۲۲- اگست - صبح کو رویا - چند آدمی سامنے ہین - ایک چادر مین کوئی شے ہے ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ لے لین دیکھا تو اسمین چند مرغ ہین اور ایک بکرا ہے مین ان مرغون کو اٹھا کر اور بکرا دوسرا ساتھ لے کر لے چلا تا کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے - راستہ مین ایک بلی ملی جسکے منہ مین کوئی شے شش چوہا ہے مگر اس بلی نے اسطرف توجہ نہین کی اور مین

کرتے ہو۔ جنکا وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے اور یہ صرف اسواسطے ہے کہ تم جھٹکون کے نقشے مین یک دوسرے لہردار خط کے سرے پر پہونچ گئے ہو۔ مگر بد قسمتی یہ ہے کہ کانگڑہ کے زلزلہ کے بعد جو جھٹکے آئے تھے۔ اُن کا صحیح رجسٹر کسی شخص نے تیار نہین کیا ہے تاہم پیشنگوئی کرنا بالکل قرین قیاس ہے کہ اون جھٹکون کا تواتر کم از کم ایک سال تک رہے گا۔

مرکزی منطقہ

۴ اپریل کو جو زلزلہ آیا تھا اسکے مرکز کے بارے مین مینے کوئی خاص اور اخیر رائے قایم نہین کی۔ لیکن جہان تک حالت پیش کردہ سے اندازہ کر سکتا ہون وہ ایک منطقہ تہا۔ اور اکیلا نقطہ نہین تہا۔ یہ منطقہ مغربی جانب ہے کانگڑہ اور دہرم سالہ کے درمیان شروع ہوتا ہے اور غالباً جنوب و مشرقی سمت مین قریباً ۱۵۰ سو میل تک پہیلتا ہے۔ اور اس کی رفتار کوہ ہمالیہ کی سمت سے بالکل متوازی ہے۔

لاہور کے ٹاؤن ہال کیحالت

پروفیسر اوری نے کہا۔ مجھکو افسوس ہے کہ مین لاہور کو کچھ روز پہلے نہ دیکھ سکا۔ اسلئے کہ بہت سا نقصان جو زلزلہ سے ہوا تہا۔ اسکی مرمت ہو چکی ہے۔ مجھکو ٹاؤن ہال سے زیادہ دلچسپی ہے۔ کیونکہ اُس عمارت کا معمولی نقصان یہ ہے کہ محراب مین پیسٹ گئین اور بالا منزل کو بہت نقصان پُہنچا ہے لیکن یہ کیفیت ہمیشہ ایسی عمارت کی ہوتی ہے جسکی تعمیر خراب ہوتی ہے دہرمسالہ کے بعض آدمیون کو خیال ہوا تھا کہ محراب کے نیچے نہایت محفوظ جگہ ہوتی ہے لیکن محراب درحقیقت کمزور جگہ ہے اور یہ کہ محراب کہڑی رہ جاتی ہے درحالیکہ اور اس سے گر پڑتے ہین ایسا ثابت نہین کرتی کہ محراب بہت مستحکم ہے۔ بلکہ اُس سے باقی ماندہ حصون کی کمزوری اور خرابی ظاہر ہوتی ہے اب مینے لاہور کے ٹاؤن ہال مین دیکھا ہے کہ صرف زینا صدمہ سے محفوظ رہ گئے ہین اور اونمین خفیف شکن آئی ہے لیکن پیش دروازہ کا بڑا حصہ گر گیا ہے اسکی وجہ یہ تہی کہ بالائی حصہ زیادہ وزنی تہا۔ اور سہارنے والی دیواریں برج اور لداؤ کی چہت کا وزن برداشت نہ کر سکین۔ اخیر مین پروفیسر اوری نے کہا کہ مینے خیال کر کے حکام لوگون کو ذہن نشین کر دیا ہے۔ کہ بارگ مکان اور سرکاری عمارتون کی تعمیر مین زلزلہ کے مقابلہ کا انتظام ضرور کرنا چاہئے یہ بات لازمی ہے کہ ہندوستان مین وقتاً فوقتاً سخت زلزلے آوین لیکن اگر مناسب احتیاط کے ساتھ کام او رہدایات بالا پر عمل کیا جائیگا تو ممکن ہے کہ زلزلون کی آمد سے جان و مال کا زیادہ نقصان نہ ہویا کرے۔

ہمارے مخالفین حد سے بڑہ چلے

مسلمانون مین مختلف فرقے احمدی مسلمانون کے سوا موجود ہین لیکن جسقدر بیجا مخالفت احمدیون کی کی جاتی ہے اسقدر دوسرے مخالف مسلمانون کی تو کجا عیسائیون اور آریون کی بہی نہین کیجاتی۔ بریلی اور شاہجہانپور سے مجہے خبرین پہونچی ہین کہ وہان کے غریب احمدیون کو بے طرح دکہہ دیا جاتا ہے یہان تک کہ بریلی کے غریب نفور حسین صاحب کو تو باہر نکلنا ہی مشکل ہو گیا ہے۔ جو جو طریق ایذا دہی کا بریلی کے **مسلمانون** کی سمجہہ مین آیا اس سے انہون نے فرق نہین کیا۔ کیون نہو اسلام کا مفہوم ان کے نزدیک یہی ہو گا !!!

اسی طرح اب شاہجہانپور کی غریب احمدی جماعت کو دکہہ دینے کے منصوبے کئے جاتے ہین اور انکو اشتعال دلانے کے لئے گندے اشتہار جاری کئے جاتے ہین مگر وہ بیچارے صبر کرتے ہین اور اللہ کے حضور ہی اپنی اس تکلیف کو پیش کرتے ہین۔ اس موقع پر مین اپنے مخلص بہائی اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی کا ذکر کرنے کے لئے اپنے دل مین جوش پاتا ہون۔ انہون نے جب سنا کہ بریلی کے مسلمانون نے بیکس احمدیون کے گہر دن مین سقہ اور بہنگی تک کو روک دیا۔ تو انہون نے ان کی اس تکلیف سے متاثر ہو کر مجہے لکہا۔ کہ **مین بڑی خوشی کے ساتھ اپنے احمدی بہائیون کے ہان سقہ اور بہنگی کا کام کرنے کو طیار ہون**

حقیقت مین جب تک ہم اس درجہ تک اپنے احباب اور بہائیون کی ضرورتون اور تکلیفون کو محسوس نہین کرتے **قومی روح** پیدا نہین ہو سکتی۔ اللہ تعالےٰ ایسے مخلص بہائی کو بے انتہا اجر دے۔ بہرحال بریلی اور شاہجہانپور مین خصوصیت کے ساتھ احمدیون کی تکالیف بڑہ رہی ہین لیکن احمدی اسپر بہی شکر گذار ہین وہ جانتے ہین کہ **برٹش گورنمنٹ** کا مبارک عہد ہے اسلئے وہ ان بے حیائی کی تکالیف سے تو بچے ہوئے ہین جو کفار مکہ ابتدائے اسلام مین صحابہ کو دیتے تہے۔ میری رائے مین بریلی اور شاہجہانپور کے احمدیون کو مناسب طریق پر مقامی حکام کو اپنی تکالیف سے مطلع کر دینا چاہئے۔ اور صبر کے ساتھ وہ مخالفون کی زیادتیون کو برداشت کرین۔ اللہ تعالےٰ خود ہی کوئی راہ پیدا کر دے گا انکی اشتعال آمیز تحریرون پر کوئی نوٹس نہین۔ خدا تعالےٰ جس جماعت کو بنانا چاہتا ہے اسکو کوئی روک نہین سکتا۔ مجہے یقین ہے کہ بریلی اور شاہجہانپور کے مقامی حکام اس غریب اور کمزور جماعت کی تکالیف پر لحاظ فرمائین گے +

عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

لارڈ کرزن صاحب بالقابہ کا عہد حکومت جن خوش آیند امیدون کے ساتھ شروع ہوا تھا۔ افسوس ہے اسکا انجام اچھا نہ ہؤا۔ خود لارڈ کرزن کو بہی اپنی وایسرائلٹی کا جو لطف آرہا تھا وہ کرکرا ہو گیا۔ پاؔئونیر جیسے مقتدر اور نیم سرکاری اخبار کو لکہنا پڑا کہ اسبات کو ابہی پورا سال نہ گذرا ہو گا کہ موجودہ وایسرائے تمام برٹش پبلک اور وزرا کی نظر مین ہندوستان کے لئے بمنزلہ **قلب یا عضو رئیس** کے سمجہا جاتا تہا اور جس طرح کوئی بت ادہر ادہر پہیرا جاوے اور اس کی وہی خوبی قایم رہے بالکل یہی حیثیت رکہتا تہا اور یہان تک رسوخ بڑہ گیا تہا کہ اسکے واسطے نیا قاعدہ وضع کر کے اور عہدہ کی میعاد بڑہا کر اسے ہندوستان بہیجا گیا اب بڑا تعجب ہے کہ وہی وزیر اعظم اور انگلستان کے وزرا جو ہر ایک چھوٹی یا بڑی بات انکی رائے کے موافق کرتے تہے اب یہانتک متغیر ہو گئے ہین کہ انکی کارروائیون سے اگر وہ اپنے عہدہ سے علیحدہ ہو جاوے تو کچھ پروا نہین کرتے "

چنانچہ نتیجہ یہی ہؤا۔ لارڈ کرزن کا استعفا منظور ہو گیا۔ نئے وایسرائے لارڈ منٹو صاحب آپ کی جگہ مقرر ہوئے ہین + لارڈ کرزن اور وزارت ہند کی کل خط و کتابت شایع ہو گئی ہے جو ہر طرح سے قابل دید ہے۔ افسوس لارڈ کرزن کا عہد حکومت بہت سی ایسی باتون کے لئے یادگار رہیگا جو کسی طرح سے بہی یاد رکہنے کے قابل نہین ہین۔

ضروری التماس

چونکہ دیش اونتی سبہا دلہوزی نے اسبات کا بیڑا اٹہایا ہے کہ تمام ملک ہند مین چرچا کیا جاوے کہ تمام اہل ہند اپنے ہی ملک کی اشیاء استعمال کرین اور غیر ملک کی چیزین چہوڑ دیں۔ لہذا جملہ کارخانہ دار انکی خدمت مین التماس ہے کہ مہربانی کر کے جو اشیاء اُن کے کارخانون مین روزانہ استعمال کی بنتی ہون انکی فہرست سردار میان سنگہہ سکرٹری دیش اونتی سبہا دلہوزی کو ترسیل فرما کر اس سبہا کو مشکور فرماوین۔ جملہ صاحبان اڈیٹران اخبار کی خدمت مین گذارش ہے کہ اس عرض کو اپنے اپنے اخبار مین درج فرما کر سبہا ہذا کو ممنون و مشکور کرین۔

محمد خان پریذیڈنٹ دیش انتی سبہا دلہوزی

65

مریضو! مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مجربات سے فائدہ اٹھاؤ

میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے ایک شفاخانہ کھولنا چاہا ہے جسمیں اصول صحت کی خلاف ورزی کیوجہ سے جو لوگ دکھ میں گرفتار ہو رہے ہوں انکے لئے بقدر طاقت ہمدردی کروں میں نے زمانہ کا سفر کیا پر نہ مجھے کسی سیاح ہو اور سنیاسی نے کوئی نسخہ بتایا ہے ہاں مجھے ایک فخر حاصل ہے جو میری رائے میں بہت ہی کم مشتہرین کو حاصل ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ مسلسل سال سے میں مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ثم القادیانی کے مطب میں انکے ماتحت اور نگرانی میں ہر قسم کے مریضوں کا علاج حکیم صاحب موصوف کی تجویز اور تفہیم کرتا رہا ہوں اور اب تک یہی مجھے یہ فخر حاصل ہے بلکہ خصوصیت کیساتھ بیرونی مریضوں کی خط و کتابت اور ان کے لئے نسخہ جات تجویز کرنا بھی میرے ہی سپرد ہے۔ پس جو لوگ حضرت حکیم الامت کے طریق علاج اور آپکی طبی تحقیقات اور واقفیت سے واقف ہیں اور میں جانتا ہوں کہ پنجاب میں کوئی جگہ ہوگی جہاں ایسے واقف کار موجود نہوں ان کیلئے اتنا کہدینا کافی ہے میرے تجربہ اور اس دعوے کی تصدیق خود مولانا ممدوح کی تحریر سے بھی ہوتی ہے اور اب جو میں نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اسمیں بھی میرا معمول یہی ہوگا کہ امراض عامہ جو اسباب عامہ کے ماتحت ہوتی ہیں کا علاج تو ان ہزار ہا مرتبہ آزمودہ اور مجرب نسخوں کے ذریعہ ہوگا جو مولویصاحب کے مطب میں ہمیشہ مستعمل ہوتے ہیں اور خاص اور مقابل غور امراض میں مولویصاحب ممدوح کے مشورے سے ہی نسخہ جات تجویز ہوا کرینگے اس بنا پر یہ شفاخانہ جسکا نام شفاخانہ فضل رحمانی رکھا گیا ہے قادیان میں کھولا گیا ہے۔ اس شفاخانہ کے ذریعہ ایک اور عظیم الشان کام بھی کرنا مقصود ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامۃ کی طبی تحقیقات اور مجربات کو جو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری اور ہر قسم کے جدید تجربوں پر مشتمل ہیں بذریعہ رسالجات یا کتب کے شایع کیا جاوے

سرمہ زنگاری۔ حاذق طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب نے ہزارہا مریضوں پر آزمایا ہوا آنکھوں کی بہت سی بیماریوں خصوصاً جالا۔ دھند۔ سبل دمعی آنکھوں میں سرخ ڈورے پڑ جانا ڈھلکا آنکھوں میں پانی زیادہ آنا۔ جرب جسمیں پلکوں کی سرخی نمودار ہو وغیرہ کیلئے مفید قیمت فی تولہ ۸/ **سرمہ نورالعین۔** مجرب اور آزمودہ ہر ایک قسم کی آنکھوں کی بیماریوں میں اکسیر ہے۔ جسمیں بڑا جزو ماميران ہے قیمت فی تولہ ۴/ **آتشک کی گولیاں** قیمت فی ڈبیا ۱۲/ **مرہم آتشک**۔ فی ڈبیا ۸/ **سفوف جریان**۔ دمرد کو ہو یا عورت کو) چند روز کے استعمال سے مفید ثابت ہوگا قیمت فی تولہ ۸/ **سفوف سوزاک**۔ قیمت سات خوراک کیلئے ۱۲/

حبوب باؤگولا۔ یہ گولیاں امراض ہسٹیریا (باؤگولا) میں از بس مفید ہیں۔ عورتیں عموماً اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں اور بسبب جن بھوت کے آسیب کا وہم رکھنے کے بہت سا روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں اور اندر ہی اندر گھل گھل کر مر جاتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے قیمت فی ڈبیا ۴/ **عرق عشبہ**۔ قیمت فی شیشی عہ/ **حب طحال** قیمت فی ڈبیا ۸/ **اکسیر کبد الکبد گولیاں**۔ قیمت فی ڈبیا ۸/ **حبوب بواسیر** فی ڈبیا عہ/ **روغن شمیم**۔ قیمت فی شیشی عہ/ **بال اڑانیکا پوڈر** فی ڈبیا عہ/ **حب ضیق النفس**۔ قیمت فی ڈبیا ۸/ **دوائی ناسور** قیمت فی ڈبیا کیلئے کیلئے عہ/ **روغن دافع امراض گوش**۔ قیمت فی شیشی ۸/

مرض اٹھرا کی مجرب دوائی۔ یہ دوائی حکیم حاذق مولوی نورالدین صاحب کی آزمائی ہوئی ہے اس سے سینکڑوں عورتوں کو فائدہ ہوتا ہے جن کے بچے بچپن میں اس مرض سے تلف ہو جاتے ہیں یہ مولویصاحب کی مجرب چند دوائیں ہیں۔ کچھ گولیاں ہونگی جو عورت کو ابتدا حمل سے شروع کرکے وضع حمل تک کھانی ہونگی کچھ خاص قسم کی دم کی ہوئی اجوائن اور فلفل سیاہ ہوگی جو عورت کو شروع حمل سے تا اختتام ایام رضاعت کھانی پڑیگی قیمت کل دوائی کی جو اس تمام عرصہ میں کھائی جاویگی ۸/ **مجن** قیمت فی ڈبیا ۸/ **خارش کی عجیب دوائی** فی ڈبیہ ۸/

اللہ شہادت کی ایک شہادہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمن میری تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریوں نفث الدم وغیرہ میں اس نے بڑی نفاست سے علاج کیا اور کامیاب ہوا ہے امید کہ اگر وہ تقویٰ سے کام لیگا تو اسکو خود بھی اور اوروں کو بھی بہت کچھ نفع پہنچیگا ... نورالدین

نوٹ۔ کسی خط کا جواب بدوں جوابی کارڈ یا ٹکٹ کے نہیں دیا جاویگا۔ ایسے صاحب جواب نہ آنیکی شکایت نہ کریں ہر مریض کیلئے دوائی بذریعہ وی پی پارسل بھیجی جاویگی جن امراض کی تشخیص بذریعہ خط و کتابت نہیں ہو سکتی ان کا علاج بجز مریض کے دیکھنے کے نہیں کیا جاویگا۔ ہمارا کام صرف اشتہاری طبیب بننا نہیں بلکہ مریض کو شفا ہونا اصل مقصود ہے۔ ہاں اسمیں ذاتی نفع بھی مقصود ہوگا مگر عام اشتہاری طبیبوں کی طرح نہیں

المشتہر

مفتی فضل الرحمن منیجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان

ہندوستان میں ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان بھر میں ایک لاثانی کمپنی ہے مفصلہ ذیل وجوہات سے (۱) اس کا کل انتظام دیسیوں کے ہاتھ میں ہے (۲) اس کا سرمایہ دیسی کارخانوں اور تجارت میں لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہنچتا ہے (۳) دیسیوں کے ہاتھ میں انتظام ہونے کیوجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملکی کمپنیوں کے مقابلہ میں کم ہے اور اسلئے یہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قائم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہیں ان کے پس ماندگان کو بلا حیل و حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے خوب واقف ہے اس کے علاوہ اور بھی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہیں جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مدنظر رکھیگا تو وہ قایل ہو جائیگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی میں نہیں کرانا چاہئے۔ آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بن کر اپنے بال بچوں اور دیگر عزیزوں کیلئے ایک معقول رقم چھوڑ جانے کا انتظام کریں ہماری کمپنی کی پراسپکٹس کا سرکاری مطالعہ آپکو ہمارے دعوی کی صحت کا قایل کرادیگا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھ بھیجئے پراسپکٹس مذکور آپکی خدمت میں بذریعہ ڈاک پہنچ جائیگا۔

گیان چند منیجر وائیچواری۔ یا

با درخواستیں بنام لاجپت رائے صاحب سکرٹری بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہئے

مرا برف بارید بر پر زاغ — نشاید چو بلبل تماشائے باغ

واقعی بڑھاپا دنیاوی خوشیوں کا خاتمہ ہے اور خاصکر جن کے اولاد نہ ہو انکا بڑھاپا تو غضب ڈھاتا ہے آپ بھی اگر مایوسی کی حد تک پہنچ گئے ہوں تو مفصلہ ذیل غور سے پڑھیں۔ **شاہی خضاب** مثل تیل یہ بالوں کو لگایا جاتا ہے اور دو منٹ میں سیاہ بھونرا کر دیتا ہے۔ نہ جلد پر داغ دیتا ہے اور نہ بالوں کو سخت کرتا ہے قیمت ۲/ **روح افزا۔** نامردی سستی لاولدی ضعف باہ و دماغ جریان در دکمر کیواسطے اکسیر ہے۔ پیر کو نوجوان اور نوجوان کو پہلوان بناتا ہے قیمت تین روپے فی شیشی۔ **روح النساء** حیض بقاعدہ کم یا زیادہ دیر بعد ہو یا جلدی تکلیف سے یا بالکل نہ آوے سفید پانی آوے لاولدی ہو یا زیر سوزش ہو غرضکہ عورتوں کی سب بیماریوں کیواسطے مجرب ہے قیمت تین روپے فی شیشی **فرانسیسی گلگونہ** چہرہ سے چھائیاں اور چھائیاں۔ سیاہ داغ و کیل وغیرہ دور کرکے خوبصورت و اجلا بنا دیتا ہے خوبصورتی کے واسطے لازمی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ **گولیاں و روغن** ان کے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں اگرچہ سفید ہوگئے ہوں تو بھی سیاہ ہو جاتے ہیں اور پھر ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں۔ قیمت دو روپے۔ **بال اڑانیکا تیل**۔ بلا کسی تکلیف و خارش دو منٹ میں نازک سے نازک جگہ کے بال بھی دور ہوتے ہیں قیمت ۸/ فی شیشی۔ **سرمہ ممیرا** دھند۔ غباری۔ لالی۔ پڑبال پانی جانا وابتدائی موتیا بند کیواسطے اکسیر ہے۔ قیمت ۴/ فی تولہ **بواسیر** خونی بادی جدی۔ یا آتشک سے ہو سے اگر ہوں تو بلا تکلیف گم۔ قیمت دو روپے۔ **دمہ**۔ کیسا ہی پرانا و سخت دمہ ہو خواہ پھیپھڑے خراب ہوگئے ہوں شرطیہ شفا ہو قیمت تین روپے **دوائی۔** آتشک مجرب و اکسیر قیمت تین روپے۔ **دوائی سوزاک** تیر بہدف تین روپے خط و کتابت کا پتہ

ڈاکٹر کیسر سنگھ ایم۔ اے۔ ہ۔ بکرم ہسپتال فیروزپور شہر پنجاب

ایک مولوی صاحب کی جہالت

اخبار کے ایک مولوی صاحب نے آجکل ایک نیا اشتہار نکالا ہے - اور اشتہار کا عنوان یہ رکھا گیا ہے کہ "مہدی بنی فاطمہ میں سے ہوگا وغیرہ وغیرہ" مگر معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ان مولوی صاحب کو خبر نہیں کہ انکے پیش کردہ اعتراضات کی تردید یا جواب بارہا شائع ہو چکا ہے اور یا نہیں یہ نیا شوق دامنگیر ہوا ہے - کہ مرزا صاحب کے مشہور مخالفین کی فہرست میں انکا بھی نام درج ہو جائے - خدا تعالیٰ ایسے مولوی صاحبان کو ہدایت کرے - تاکہ وہ عوام الناس کو دانستہ یا نادانستہ دہوکہ دیکر اپنے نامۂ اعمال کو خراب نہ کریں -

مشتہر صاحب اور اُن کے ہمخیالوں کو معلوم ہو کہ :-

(۱) مہدی کے متعلق جسقدر احادیث و آثار وارد ہیں - ان میں سے اکثر پر محدثین نے سخت جرح و قدح کی ہے - اور انکو ضعیف یا موضوع ٹھیرایا ہے جسکو مرزا صاحب کے سخت مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی اپنے اُس رسالہ میں ظاہر کیا ہے - جو اس نے ایک دفعہ گورنمنٹ کو بھیجا تھا -

(۲) آپ نے جو روایات درج اشتہار کی ہیں - اُن میں سے اکثر ایسے طبقہ کی ہیں جنکی نسبت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی وغیرہ نے فرمایا ہے کہ - اس قسم کی احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو وہ ضعیف کے برابر ہیں - اور اگر ضعیف ہوں تو انہیں موضوع سمجھنا چاہئے -

(۳) آپنے ان روایات کے بعض حصے جو مرزا صاحب کے مؤید تھے - عمداً چھوڑ دیئے ہیں - یا کچھ گول مول بیان کر کے آپ ہی فیصلہ کر دیا ہے کہ مرزا صاحب میں فلان بات نہیں پائی جاتی - مثلاً کسوف و خسوف رمضان والی حدیث کو آپ نے ناحق مشتبہ کرنے کی کوشش کی ہے اور ایسا ہی بعض اور علامات مہدی جو علانیہ مرزا صاحب کے دعوے کی مصدق تھیں - آپ نے عمداً یا لاعلمی سے انہیں درج اشتہار نہیں کیا - مثلاً **طاعون کا نمودار ہونا - علما کا بدترین خلق ہونا - اونٹوں کا بیکار ہونا - علما کا مہدی کو کافر اور گمراہ کہنا وغیرہ وغیرہ -**

(۴) ایسی سب احادیث کو صحیح مان کر بھی اگر آپ ہر ایک لفظ کو ظاہر معانی پر حمل کرینگے تو آپ کو سخت مشکل پیش آئیگی - کیونکہ دین اسلام میں ایسے بہت سے الفاظ و فقرات ہیں جنکو استعارات کے رنگ بنانا پڑتا ہے - کیا آپ کو آنحضرتؐ کی لمبی ہاتھوں والی بیوی کا تجربہ بیٹے اور انکی والدہ کے ہر بستر (مومن وغیر مومن) کو مس کیا ہے - معاذ اللہ - ایسے ہی اور کئی فقرات ہیں - لیکن اگر بقول آپکے ہر ایک روایت کے معنی ظاہر پر محمول ہیں تو آپ ہی بتلائیں کہ اُس آنے والے مہدی کو کافر اور گمراہ وغیرہ کیوں کہا جائیگا - جیسا کہ آثار میں ہے - جب وہ مہدی علماء کے موافق ہوگا - تو علما کیوں اوسکی مخالفت کرینگے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ علما کا اور اُسکا ضرور کچھ اختلاف ہوگا -

(۵) سب سے زیادہ قابل توجہ بات یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے کئی مہدیوں کی بابت پیشگوئی کی ہے جنکی علامات (بشرط صحت روایت) جدا جدا آئی ہیں - مگر آپ جیسے مولوی سمجھ والے آدمی اُن سب علامات کو ایک ہی شخص (حضرت مرزا صاحب) پر وارد کرنا چاہتے ہیں - حالانکہ اُن میں سے بعض علامات کے مصداق کئی مہدی گذر چکے - جن کا مفصل حال کُتب تواریخ میں درج ہے -

(۶) آپ نے فرمایا ہے کہ مرزا صاحب میں علامات مندرجہ اشتہار میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی - جسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی علامت مہدی ابھی واقع نہیں ہوئی - لیکن نواب صدیق حسن خان وغیرہ مدت گذر گئی - کہ حجج الکرامہ میں لکھ گئے ہیں کہ "آنچہ باقیست ہمین ظہور مہدی است" یعنے سب علامات مقررہ پوری ہوگئیں - صرف مہدی کا انتظار ہے" - اب فرمائیے کہ آپ کا یہ اشتہار بے سروپا مانا جائے - یا ایک محدث کی معقول اور سچی بات پر اعتماد کیا جائے - بہر حال آپ کی پیش کردہ تمام رطب و یابس روایات کا جواب دینے سے پہلے - سردست میں صرف دو باتوں کا فیصلہ کرنا چاہتا ہوں - جو بطریق قولہ و اقول درج ذیل ہیں -

(۱) قولہ - آپ فرماتے ہیں کہ مہدی بنی فاطمہ میں سے ہونا چاہئے -

اقول - مہدی کی نسبت چار روایتیں ہیں - کہ وہ **بنی فاطمہ بنی عباس بنی امیہ یا افراد امت** میں سے ہوگا - خدا کے لئے کونسی ایک صحیح ہے - یا سب موضوع ہیں - یا ان میں سے ہر ایک کے مصداق گذر چکے ہیں - یا اگر بقول آپ کے ایک ہی شخص انکا مورد ہے - تو کیا معاذ اللہ مہدیؑ کے کئی حصے سمجھے جائینگے -

(۲) قولہ - مہدی مکہ یا مدینہ میں ظاہر ہونگے -

اقول - مقام خروج مہدی کی نسبت کئی روایتیں ہیں مکہ - مدینہ - کدعہ - مشرق - جزیرہ خراسان - قحطان - بیت المقدس - دمشق فرمائے کسکو صحیح سمجھیں - یا معاذ اللہ اُسکے کئی حصے مختلف مقامات میں نازل ہونگے -

(باقی آئندہ)

راقم ایک احمدی مسلمان

فہرست مبائعین

محمد شریف علی ولد محمد عمر خان صاحب کلارک دفتر ریونیو کمشنر صاحب بہادر پشاور -
عمر الدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب سیالکوٹ
رمضان خانصاحب ولد چاند خانصاحب - فعبہ کریم پور ضلع ملیر
میان بوٹا صاحب - میانوالی - ضلع سیالکوٹ -
زوجہ میان کوڑا صاحب -
رحمت بی بی دختر نبی بخش نمبردار ۱۰۸ ڈاکخانہ چنیوٹ روڈ -
زوجہ نبی بخش صاحب "
اہلیہ منشی محمد بخش صاحب - چھاونی کامل پور صدر بازار اٹک
محمد عمر ولد منشی محمد بخش صاحب "
محمد ظفر صاحب ولد " " " "
خادم بتول دختر " " " "
غلام سکینہ " " " "
بی بی بہاگن زوجہ احمد یار صدر بازار میان میر دوکان نمبر ۳۲۱ -
میان خوشی صاحب ولد میان جیون صاحب ساکن گوے کے - ضلع گجرات
میان علی صاحب ولد معلی صاحب "
محبوب خانصاحب ولد جیون خانصاحب شاہ ماہرہ -
حامد حسین صاحب - رونہ ضلع بہرائچ -
میان نور حسین صاحب ڈوگر سندھوان - ضلع سیالکوٹ -
اہلیہ " " " " "
والدہ " " " " "
دختر " " " " "
برخوردار " " " " "
محمد شریف صاحب محرر علاقہ نیکو بلوچستان
سید محمد شاہ صاحب - وڈانہ سندھوان
اہلیہ " " " "
فرزند " " " "
قائم الدین صاحب چکا - ضلع راولپنڈی
معز خانصاحب کنسٹبل پولیس جانگلہ حال وارد شفاخانہ ضلع بنڈی گھیب -
حوالدار قطب شاہ ساکن نیچوریان ضلع گجرات تحصیل کھاریان ڈاکخانہ آڑہ -
اہلیہ عبد السلام - کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور -
عبید اللہ صاحب امرتسر کڑہ جیمل سنگہ کوچہ میان
اسد اللہ صاحب وکیل -
محمد عظیم کلارک ڈڈا مبرز آفس - لاہور
برکت علی صاحب سپاہی مع اہل و عیال ولد فقیر محمد پلٹن نمبر ۲۱۶ گوہد پور ضلع سیالکوٹ -
رحمت اللہ بیگ صاحب چنگی کلارک دہلی چہنڈا ملگدام لاہور
محمد عبد الرزاق صاحب کوانٹلہ جگتیال اللگندل علاقہ نظام حیدر آباد دکن -
محمد عبد العزیز صاحب پٹواری - قصبہ رڈیکور تعلقہ نارائن پٹہ ضلع محبوب نگر علاقہ نظام حیدر آباد دکن
محمد حسین صاحب " " " "
محمد علی صاحب " "
سردار خانصاحب چودہری فتح دین صاحب بن باجو ضلع سیالکوٹ
اہلیہ چودہری فتح دین - "
سردار بی بی بنت چودہری فتح دین صاحب "
خوشی محمد "
سید محمد "
موسیٰ اینڈ سنز سوداگران نیلا گنبد لاہور
منشی سید غلام طاہر صاحب ساکن قصبہ کرنال ازاں دھم
اہلیہ سید محبوب عالم صاحب از مدرسہ رحمانی - مقام ڈمری ضلع
ممتاز فاطمہ زوجہ مولوی تاج محمد مقام پٹہ اہنین گیا -
ننھو ولد دہیرا ر سبہو پٹیالہ
فتح دین راجبہ " "
رحیم بخش اللہ بخش ہوڑ "
عبد الرحمان صاحب ولد صندل خان سٹروعہ
عبد الغفور ولد اخلاص خان
جناب شیخ صاحب
ہمشیرہ جناب شیخ صاحب
دختر ہمشیرہ جناب شیخ صاحب
اللہ دتا صاحب ولد نور دین صاحب بوبالوالی - گجرات کہاریان
رلیا خان " امام الدین راہون - جالندہر نوانشہر
ایوب علی صاحب " اسلام احمد صاحب موٹہ نوگزا "
وزیر محمد " بنہ کریام ضلع جالندہر نوانشہر
احمد علی صاحب ولد نجابت علی صاحب "
عبد السلیم " دل محمد پسرور ضلع سیالکوٹ
محمد ظہور صاحب ولد قادر بخش صاحب سیالا تحصیل شکرگڑہ
عیدا ولد بہاگا موضع مانڈو ضلع لاہور
کالو ہیلا "
مولوی غلام حسین صاحب ولد احمد " "
جیوایا ولد بڈہا " "
فضل دین " دتو " "
ابراہیم " مولا بخش رائےپور ریاست نابہہ
کریم بخش نبی بخش خانپور پٹیالہ سرہند
اللہ بخش " دہوبی " "
وزیر علی صاحب ماہلپور ہوشیارپور
اہلیہ وزیر علی صاحب " "

پیسہ اخبار کا مقدمہ

۸ - اگست کی روئداد

۸ - اگست سنہ حال کو عدالت مسٹر ایس ایس ہیرس صاحب بہادر اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور مین مقدمہ سید ظہور احمد بنام عبد الکریم وغیرہ کی پیشی تھی - سب سے پہلے لالہ گوبند رام صاحب وکیل ملزمان نے سید ظہور احمد مدعی سے حسب ذیل سوالات کیئے -

سوال - کیا شاہجہانپور مین غلام حسین تمہارا کوئی بہائی پولیسمین ہے ؟

جواب - آجکل کا حال معلوم نہین کہ کہان ہے پہلے پولیس مین تہا - ۲۰ - جون کے بیان پر موجود نہین تہا - ۲۲ - جون کو مجسٹریٹ کے روبرو بھی وہان موجود نہین تہا عبد الکریم اور رمضان نے کہا تہا کہ مراسلہ امیر کے نام لکہدو - (اس موقعہ کو دکہلانے کے لیئے نقشہ جو ۱۵ جون کو مکان محبوب عالم مالک پیسہ اخبار کا اتارا گیا تہا پیش ہوا) ہان نقشہ پر دکہلا سکتا ہون -

پائنٹ B وہ جگہہ دکہلائی گئی جہان عبد الکریم وغیرہ نے ظہور احمد کو مارا تہا - بازار سے غرب کی طرف -

سوال - عبد الکریم نے جب مراسلہ لکہنے کی بابت کہا تہا تو اوسوقت کوئی آدمی پاس تہا -

جواب - مجھے معلوم نہین -

سوال - اب تم کو یاد ہے تم تبلا سکتے ہو کون کون آدمی موجود تہا -

جواب - جب پہلے نہین معلوم تہا تو اب کیسے تبلا سکتا ہون

نقشہ دکہلا کر پوچہا گیا کہ چہڑی کس جگہ چہینی گئی تہی، اس کا موقعہ نقشہ سے مستغیث نے دکہلایا -

سوال - جس جگہ چہڑی چہینی گئی تہی وہ جگہ آباد ہے یا غیر آباد -

جواب - وہان مکان بہت سے ہین مگر یہہ نہین معلوم کہ آباد ہین یا غیر آباد اور چہڑی کے چہینتے ہوئے بہی کسی کے دیکہنے کا مجھے علم نہین اس موقع تک مین خوشی سے نہین جاتا تہا بلکہ وہ جبرًا لیجاتے تہے -

(یہہ موقع بہی نقشہ سے دکہایا گیا ہے اور اسپر نشان ط لگایا گیا) یہہ وہ جگہ تہی جہان مجھے گالی دی گئی وہان کے مکانات مین آبادی کا مجھے علم نہین -

سوال - کسی نے گالی دیتے ہوئے سنا یا نہین ؟

جواب - مجھے اسکا علم نہین -

سوال - اسکول کا دروازہ کہلا تہا یا نہین ؟

جواب - مجھے علم نہین - محبوب عالم اس موقع پر اوسی دروازہ سے داخل ہوا تہا جس دروازہ مین مجھے بند کیا تہا - اسکے اندر کے دروازہ کو وہ آیا تہا - اسکے بعد عدالت نے سوال کیا -

سوال عدالت - تم نے محبوب عالم کو صحن مین دیکہا تہا ؟

جواب - جی حضور -

س - مجہا کے چوبارہ مین تمہاری رہائش تھی اسکے نیچے کوئی رہتا تہا ؟

ج - اسوقت یہہ دوکان بالکل بند تہی ہان آجکل وہان ایک سنار رہتا ہے -

س - ابراہیم کو تو نے اپنی موجودگی مین کتنی دفعہ دیکہا ؟

ج - تقریبًا دو مہینے ہین -

س - تم نے اس دوکان مین پہر کبہی اسکو دیکہا ؟

ج - نہین -

س - کیا اس سنار نے یہہ واقعہ دیکہا ہے ؟

ج - مجھے علم نہین -

س - عزیز کو جانتے ہو ؟

ج - مجھے اسکا علم تہا یا نہین - مگر اب بخوبی علم ہو گیا ہے کہ اسنے دیکہا ہے اب اوس کی زبانی معلوم ہوا ہے -

س - تمہین دوسرون کی زبانی کس طرح معلوم ہوا ؟

ج - عام طور پر معلوم ہوا -

س - رحیم سے بہی پوچہا کہ اس نے دیکہا ہے یا نہین - ؟

ج - اس کی زبانی اب معلوم ہوا -

س - عزیز کس مکان مین رہتا ہے ؟

ج - مجھے اس امر کا ابہی تک علم نہین -

س - ۱۵ جون کو تم نے عزیز کو دیکہا ؟

ج - مجھے یاد نہین - ہان وہ کہتا ہے کہ مجھے سب کچھہ معلوم ہے مگر مجھے اسنے ظاہر نہین کیا -

س - عطا حسین کہان رہتا ہے ؟

ج - اسی محلہ مین رہتا ہے مگر اسکا خاص مکان مجھے معلوم نہین -

س - اوس نے تمہین ۱۵ - جون کو دیکہا ؟

ج - یاد نہین -

س - مراتب علی کو اوس روز دیکہا ؟

ج - نہین حضور -

س - امیر شاہ کو ۲۵ - جون کو دیکہا ؟

ج - مجھے علم نہین -

لالہ گوبند رام صاحب وکیل کی جرح ختم ہونے پر درگا داس صاحب وکیل ملزمان کی جرح شروع ہوئی جسکے جواب مین مدعی نے یہہ کہا - کریم بخش کو مین نے اس واردات سے پہلے کبہی نہین دیکہا تہا اور وقوعہ کے وقت مجھے یاد نہین - مینے اسکو بدفعلی کے وقت بہی نہین پہچانا کہ یہ کون ہے - مجھکو جب شاہجہانپور سے آکر محبوب عالم کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا - اور اسی روز محبوب عالم کے مکان وغیرہ کی تلاشی ہوئی تہی اوس روز مین نے اوس کو محبوب عالم کے مکان پر دیکہا اور اوسکو اوسی وقت شناخت کر کے کہہ دیا تہا کہ یہ بہی ملزم ہے تلاشی اوسی روز ہوئی تہی جس روز مین شاہجہانپور سے لاہور آیا اس کے بعد سے آج عدالت مین پیشی پر دیکہا - بدفعلی کے وقت مینے پائجامہ - کرتہ - انگرکہا اور صافہ پہنا ہوا تہا - اس کشمکش مین پائجامہ - کورتہ - اور انگرکہا پہٹ گیا تہا مین نے مکان پر آکر صرف انگرکہا بدلا تہا - اور کورتہ کے اوپر کرتہ اور پائجامہ پر پائجامہ پہن لیا تہا - مینے وہ پائجامہ شاہجہانپور کی پولیس مین نہین بلکہ لاہور کی پولیس مین پیش کیا تہا جب مین یہان آیا تہا - مین نے اس سے پہلے کبہی بدفعلی نہین کرائی - میری عمر ۱۹ سال ہے - اس بدفعلی مین شاید خون نہین نکلا تہا - صرف آلائش لگی ہوئی تہی جسکے باعث مینے پائجامہ دہویا تہا اور میرے اندر سے کچھہ نہین نکلا - ہرسہ اشخاص نے میرے اندر تصرف دخول کیا تہا - مجھے اسکا کیا علم ہے کہ تینون خلاص ہوئے تہے یا نہین - مجھے شاہجہانپور جانیکے تین چار روز تک خفیف درد رہا اسی وجہ سے مینے علاج نہین کرایا کہ درد خفیف تہا - مینے پائجامہ کو خالص پانی سے ہی دہویا تہا -

(پائجامہ عدالت مین بہی پیش ہوا اور اس پر نمبر ۱۲ دیا گیا) پائجامہ پر تیل کا نشان بہی تہا ازان بعد پبلک پراسیکیوٹر کی طرف سے جرح ہوئی جسکا جواب مدعی نے یہہ دیا - ایک سال کا عرصہ ہوا کہ مرزائیون کے خلاف ایک نظم انجمن حمایت اسلام لاہور مین پڑہی گئی تہی جو پیسہ اخبار مین چہپی تہی وہ نظم خاص میری ہی تہی اور پیسہ اخبار مین یہ لکہا ہوا تہا کہ " مرزائیون کے خلاف ظہور احمد نے یہ نظم پڑہی " -

اس کے بعد رائے گنگا رام صاحب انسپکٹر پولیس انارکلی لاہور کے حلفیہ بیانات ہوئے جو حسب ذیل ہین :-

۱۷ - جون کا ذکر ہے کہ دو شخص ہی پال اور سیمن پال منٹیو کرسچن جو چنگڑ محلہ مین رہتے ہین معلوم نہین کہ بہائی ہین یا کیا ہین - پس وہ دونو شخص ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی کوٹہی پر حاضر ہوئے اور انہون نے صاحب بہادر کے روبرو بیان کیا کہ جس بیان کو صاحب بہادر نے میرے پاس بہیجا مینے پڑہا کہ انہون نے یہ اظہار دیا ہے اور مجھے حکم ہوا کہ مین جاکر تحقیقات کرون کہ آیا یہ حالات درست ہین یا نہین - ۱۷ - جون کو وقت مجھے یاد نہین مخبرون کے ہمراہ سیٹی بند میرے پاس آئے مخبرون سے دریافت کرنے پر بہی اون کے وہی بیانات معلوم ہوئے جو صاحب بہادر نے لکہہ کر بہیجے تہے - پہر انہین مخبرون کو ہمراہ لیکر مین چنگڑ محلہ گیا اور وہ مکان جاکر دیکہا جس مکان کا ذکر تہا - مسمی کہیدو اور مخبرون نے دکہایا کہیدو نے کہا کہ مینے یہ بات سنی ہے مگر دیکہا نہین کہیدو اور پال دونون اس مکان پر گئے جو مہر سنگہہ کے برادر زادہ کا ہے اوس مکان پر جاکر کل کوٹہڑیون کو ہم نے دیکہا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ مکان پیسہ اخبار والون نے کرایہ پر لیا ہے اس سے پہلے یہان جرابون کا کارخانہ تہا اوسوقت عبد الرزاق اور میر محمد موجود تہے جو جراب والے تہے ایک کوٹہڑی مین پرالی پڑی ہوئی تہی مگر لاش وغیرہ کچھہ نہین تہی پہر معلوم ہوا کہ انہون نے اس کوٹہڑی مین خود پرالی ڈالی ہوئی تہی جو اس سے پہلے نہ تہی اسجگہ زمین تہوڑی کہدی تہی جسکو مینے خود دیکہا جب اطمینان ہو گیا کہ کوئی لاش نہین ہے تو عبد الرزاق اور میر محمد سے دریافت کیا - عبد الکریم نے ۱۵ - جون کو ایک لڑکے کو شمالی دروازہ کی طرف آکر کہا کہ یار تم یہان سے چلے جاؤ - ہم بار چلے آئے عبد الرزاق اور میر محمد کے اظہارات لکہ لیئے تہے ان کے بیانات سے مجھے معلوم ہوا کہ عبد الکریم شمالی دروازہ کی طرف سے اندر لایا معہ ایک دوسرے شخص کے - غرضیکہ جو حالات پرچہ عدالت مین موجود ہین وہ بالکل درست ہین ۲۳ - مین سے ۵ چٹھیان مدعی کے بہائی نے مجھے دین ۲۰ - جون کو - جن مین دو لفافے بہی ہین - اور ۳ چٹھیان ۱۷ و ۱۸ جون کو دین - مدعی کے پاس جب سارجنٹ گیا تو وہ اپنے ہمراہ اسکو لایا جس نے مجھے وہ ۲۳ جون کو دین - سارجنٹ کا نام منظر اس تہا ۱۲ چٹھیان ۲۵ جون کو مدعی نے پیش کین ۲۴ - جون کو جب مدعی آگیا تو پیسہ اخبار والون کی تلاشی لی گئی تہی - مدعی کے اظہار سے معلوم ہوا کہ ایک انگل پن میری ہے چنانچہ وہ قلم وہان سے برآمد ہوئی -

ان بیانات کے بعد رائے گنگا رام صاحب کو روکدیا گیا اور اب باقی بیانات آئندہ ہونگے -

اسکے بعد حسب ذیل گواہون کی شہادتین گذرین :

گواہی عزیز ولد عبد اللہ سدوزئی پٹہان عمرہ ۴۰ سال کباب فروش چنگڑ محلہ انارکلی - مین ایمان سے سچ کہونگا - مین بیری کے درخت کے نیچے چارپائی پر لیٹا ہوا تہا رمضان میرے پاس آکر بیٹہہ گیا - عبد الکریم اور ڈبہ میرے سامنے سے گذر کر آگے

چلے گئے - پھر ظہور احمد آیا - ظہور احمد کا گھر میرے گھر سے ۳۰ یا ۴۰ قدم کے فاصلہ پر ہوگا میرا گھر ظہور احمد کے گھر سے ۳۰ یا ۴۰ قدم کے فاصلہ پر ہوگا میرا گھر ظہور احمد کے گھر سے جانب شمال ہے ظہور احمد گو کہ میرے سامنے سے آگے چلا گیا عبدالکریم اور ڈبہ - کریم بخش میرے سامنے ظہور احمد سے لڑنے لگے ان مین سے ایک آگے تھا ایک پیچھے ظہور احمد کو دھکے دیتے ہوئے میرے مکان سے آگے کی طرف لیگئے جو راستہ چھی کی طرف جاتا ہے - رمضان جو میرے پاس بیٹھا ہوا تھا - اوسوقت پیسہ اخبار کیطرف چلا گیا مین اون کے ہمراہ نہین گیا مراتب علی آٹھہ گھنٹہ کے بعد آیا مین اپنی چارپائی سے اوٹھہ کر اسکے پاس شربت پینے گیا تو مینے سارا حال ظہور احمد اور ڈبہ و عبدالکریم کا اسکو بتایا وہ چھی کیطرف جارہے تھے گواہی مراتب علی ولد محمد علی ذات سید عمر ۱۷ سال ساکن انارکلی چنگڑ محلہ - مین اورنیٹل کالج مین پڑھتا ہون مین ظہور احمد کو جانتا ہون میری دوکان ظہور احمد کے چوبارہ کے نیچے ہے ظہور احمد بھی اورنیٹل کالج مین پڑھتا ہے اوس روز کالج سے مین اوس کے ساتھہ نہین آیا مین گیارہ بجے واپس آکر دوکان پر گیا پھر عزیز میرے پاس آیا اوس نے کہا کہ وہ لڑکا جو تمہارے ساتھہ کالج مین پڑھتا ہے جسکا نام ظہور احمد ہے اوسکی اور ڈبہ کی بڑی لڑائی ہوئی ہے اور ظہور احمد کو مارا ہے مینے پوچھا وہ کسطرف گئے ہین تو کہنے لگا مجھے نہین معلوم - اسکے بعد مین سامنے والی مسجد مین نہانے کے لیئے چلا گیا - اوسوقت ساڑھے گیارہ بجے ہونگے مین پھر گھر جا کر اور کھانا کھا کر آیا اوس وقت تقریبًا ۱۲ بجے ہونگے مینے اوسوقت ظہور احمد کو آتے ہوئے دیکھا کہ وہ قمیص کے بٹن لگاتا ہوا اپنے مکان پر جا رہا تھا مجھہ سے کوئی بات نہین ہوئی ازان بعد ڈبہ میری دوکان پر آکر اسٹول پر بیٹھہ گیا مینے اوس سے کہا کہ تم یہان کیون بیٹھے ہو مینے اسٹول اٹھا کر اندر رکھہ دی پھر وہ چلا گیا مینے پھر کبھی ظہور احمد کو نہین دیکھا -

گواہی امیر شاہ ولد حسین شاہ ذات سید عمر ۲۰ یا ۲۲ سال حال ساکن چنگڑ محلہ لنڈا بازار لاہور مین نیچہ فولاد دین کاپی نویسی کرتا ہون اور دنرات وہین رہتا ہون مینے اوس روز کچھہ نہین دیکھا اور نہ اس مقدمہ کا حال مجھے معلوم ہے -

گواہی ابراہیم پسر احمد ذات زرگر کشمیری عمر ۴۰ سال ساکن چنگڑ محلہ انارکلی لاہور - مین ظہور احمد کو جانتا ہون اوس کی بیٹھک اون دنون میری دوکان کے سامنے ہی تھی - یہ بات مہینے یا دو مہینے کی ہے مین کوملہ لیکر دوکان کو آتا تھا وقت دن کا تھا ٹھیک وقت یاد نہین - مینے دیکھا کہ خدا بخش ڈبہ اور ظہور احمد میری دوکان کے سامنے بازار مین دو تین دوکانون کے فاصلہ پر لڑ رہے تھے اور ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے اس کے علاوہ اور مینے کچھہ نہین دیکھا اور نہ مینے پھر ظہور احمد کو دیکھا جب وہ لڑ رہے تھے تب پانچ چار آدمی اور بھی کھڑے تھے - میرا بیان پولیس مین بھی ہوا تھا وہان بھی یہی لکھایا تھا -

ازان بعد عطا حسین گواہ کو آواز دی گئی مگر معلوم ہوا کہ وہ حاضر عدالت تھا لیکن بلا اجازت نہ معلوم کہان چلا گیا اس لیئے سنا گیا ہے کہ اون کی حاضری کے لیئے وارنٹ بلا ضمانت جاری کیا جائے گا -

عدالت سے آئندہ پیشی کی تاریخ ۳۰ - اگست قرار پائی ہے -

(باقی آئندہ)

طبیب حاذق

لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة قرآن کریم کا ایک سنہری اصول ہے جس مین حفظ صحت اور حفظ ما تقدم کے تمام اصولون کو جمع کر دیا گیا ہے لیکن دنیا مین بہت سے لوگ ہین جو حفظ صحت کے اصولون کی ناواقفی کیوجہ سے مختلف امراض مین مبتلا ہو کر دکھہ اٹھا رہے ہین - اور اسپر طرہ یہ کہ اشتہاری ادویہ کی کثرت نے اور بھی لوگون کی صحت پر برا اثر ڈالا ہے - مینے حضرت حکیم حاذق مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب کے تجربات کی بنا پر شفاخانہ فضل رحمانی کے ذریعہ حتی المقدور مخلوق کو فائدہ پہونچانا چاہا ہے - شفاخانہ کے اغراض مین طبی کتابون اور ماہواری طبی رسالون کا شایع کرنا بھی ظاہر کیا گیا تھا - اسلیئے اس اعلان کے ذریعہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ستمبر ۱۹۰۵ء سے ایک ماہواری طبی رسالہ **طبیب حاذق** نام شفاخانہ فضل رحمانی سے شایع کیا جائیگا جسکا حجم فی الحال دو جزو ماہوار ہوگا ۱۶ صفحون مین مستقل طور پر **حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے بیش قیمت مجربات** ہمیشہ شایع ہوتے رہینگے - اور ۱۶ صفحون مین متفرق طبی مضامین ہونگے جنکے متعلق اس اشتہار مین کچھہ لکھنا بے سود ہے - خود رسالہ کے دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس قدر مفید و سہل ہین - **مولانا مولوی نورالدین صاحب کے مجربات** سلسلہ وار ہونگے اور اس طریق پر انہین قلمبند کیا گیا ہے جس سے علم طب کے مشکل مسائل بھی نہایت صاف اور سہل ہو گئے ہین - ہر ایک مرض کے اسباب اسکی علامات تشخیص اور علاج یونانی - ویدک اور بالآخر موجودہ تحقیقات ڈاکٹری کی رو سے بتایا گیا ہے - یہہ رسالہ اردو خوان دنیا کے لیئے ایک قابل قدر نعمت ہوگی - یہہ مستحکم اصول قرار دیا گیا ہے کہ بلا وصول قیمت پیشگی یا بہ اجازت وی پی ہرگز ہرگز کسی کے نام جاری نہ ہوگا - قیمت سالانہ عہ مع محصول ہوگی - **تمام** درخواستین منیجر شفاخانہ فضل رحمانی و مہتمم رسالہ طبیب حاذق کے نام آنی چاہئین ۵ ستمبر تک رسالہ شایع ہو جائیگا -

مسیح کے زندہ آسمان پر جانیکی قائل مسلمانون سے سوال

علماء مخالف جو حضرت عیسے علیہ السلام کو مع اس جسم خاکی کے آسمان پر زندہ مانتے ہین وہ آیات قرآن مجید اپنے دعوے کی دلیل مین پیش کرتے ہین کہ یہ آیات صاف بتلا رہی ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام اسی جسم خاکی کے ساتھہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہین بزعم اون کے وہ کسی وقت نہ معلوم اس جہان مین تشریف لا کر فوت ہو جاوینگے وہ بتلائین کہ جب حضرت عیسے علیہ السلام اس جہان مین تشریف لا کر اپنی میعاد پوری کر کے فوت ہو جاوینگے تو یہی آیات قرآن مجید جنکے معنی کہ وہ حیات مسیح علیہ السلام بجسمہ العنصری علی السماء ثابت کرتے ہین بدستور قرآن کریم مین موجود رہینگی اور اون کے وہی معنی ہونگے جواب یہ لوگ کرتے ہین - یا اور اب مسیح کی وفات کے برسون بعد ایک شخص مسلمان یہی آیات قرآن مجید پڑھ رہا ہے جنکے معنی یہ ہین کہ حضرت مسیح علیہ السلام اسی جسم کے ساتھہ زندہ آسمان پر اوٹھائے گئے ہین ایک مخالف عیسائی یا یہودی ان آیات کو سنکر کہتا ہے کہ یہ آیات جھوٹی ہین کیونکہ یہ آیات بتلاتی ہین کہ حضرت عیسے ع اسی جسم کیساتھہ آسمان پر زندہ ہین مگر وہ درحقیقت دنیا مین آکر فوت ہو گئے اور ان آیات مین یہ نہین لکھا کہ وہ پھر دنیا مین آکر فوت ہو جاوینگے - اس صورت مین وہ کیا جواب دینگے - یا تو قرآن شریف کو معاذ اللہ جھوٹی کتاب بنانا پڑیگا - یا سخت شرمندگی اٹھانی پڑیگی -

(راقم ایک)

مدینہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لیگئے تو آپنے اول مرتبہ اہل مدینہ کو مخاطب کر کے جو خطبہ پڑھا وہ لپنے مضامین کی علویت اور جامعیت کے لحاظ سے ایسا اعلے درجہ کا ہے کہ اسکی نظیر کوئی مذہبی کتاب پیش نہین کر سکتی - ناظرین اسپر غور کرین اور میرے اور اپنے لیئے دعا کرین کہ اللہ تعالے ہمین ان کلمات طیبات پر جو عبرت خیز اور خیرات و برکات سے بھرے ہوئے ہین عمل کرنے کی توفیق دے - (آمین) ان کلمات مین انسان کے انجام کار اور بخل کے نتائج قبیحہ اور ایثار و احسان کی خوبیون کو خوب واضح کیا ہے ایڈیٹر -

"أَيُّهَا النَّاسُ! فَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ - تَعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ لَيُصْعَقَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لَيَدَعَنَّ غَنَمَهُ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ - ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ رَبُّهُ لَيْسَ لَهُ تُرْجُمَانٌ وَلَا حَاجِبٌ يَحْجُبُهُ دُونَهُ - أَلَمْ يَأْتِكَ رَسُولِي فَبَلَّغَكَ وَآتَيْتُكَ مَالًا وَأَفْضَلْتُ عَلَيْكَ فَمَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ؟ فَلَيَنْظُرَنَّ يَمِينًا وَشِمَالًا فَلَا يَرَى شَيْئًا - ثُمَّ لَيَنْظُرَنَّ قُدَّامَهُ فَلَا يَرَى غَيْرَ جَهَنَّمَ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقَّةٍ مِنْ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنَّ بِهَا تُجْزَى الْحَسَنَةُ عَشْرَ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ - وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ"

یعنی - اے لوگو - قبل اس کے کہ تم اس جہان کو چھوڑو اپنے لیئے اعمال نیک کا ذخیرہ آگے بھیجو یقین جانو قسم ہے خدا کی کہ بالضرور تم مین سے ہر ایک شخص ہولناک بلا مین پڑنے والا اور بیشک دنیا کو اسطرح چھوڑنے والا ہے جیسے کوئی اپنی بکریون کو محافظ کے بغیر چھوڑ دے - اور بیشک خدا ہر ایک سے ایسے طور پر کہ نہ اوس کے لیئے کوئی ترجمان ہوگا اور نہ روک ٹوک کرنیوالا دربان یعنی گویا منہ در منہ پوچھے گا کہ کیا ہمارا کوئی پیغمبر تیرے پاس نہین آیا تھا؟ اور اوس نے ہمارے احکام تجھہ کو نہین پہونچائے تھے اور کیا تجھہ کو ہم نے بہت سامال نہین بخشا تھا؟ [تاکہ ہماری راہ مین دے] اور اپنا فضل و احسان تجھہ پر نہین کیا تھا؟ [تاکہ اپنی بنی نوع کے ساتھہ مہربانی اور نکوئی سے پیش آئے] پس بتا کہ تونے کیا چیز اپنے لیئے آگے بھیجی تھی - پس یقینًا [اوسوقت] انسان دائین بائین دیکھیگا اور کوئی چیز دکھائی نہ دے گی جسکو بتا سکے - پھر سامنے کی طرف نظر کرے گا اور ادھر بھی جہنم کے سوا کچھہ نظر نہ آئیگا - پس جس سے ہو سکے اپنے تئین اوس آگ سے بچائے - خواہ کھجور کے دانے کا ایک ٹکڑہ ہی خدا کی راہ مین دیکر کیون نہ بچائے اور جس کو اتنا بھی مقدور نہ ہو تو کسی کے حق مین کوئی کلمہ خیر ہی کہے - کیونکہ بے شک آخرت مین ایک نیکی کا بدلہ دس گنا بلکہ سات سو گنی تک دیا جائیگا - خدا کی سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو -

مراسلت

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب زاد عنایتکم - اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - مینے ایک خط پہلے بخدمت جناب ارسال کیا ہے - اسکے جواب سے تاحال سرفرازی نہین بخشی - مین امید کرتا ہون کہ آپ خدا کے فضل سے بخیریت ہون گے - اور سلسلہ الٰہی کے پہیلانے مین سرگرم - مین انشاء اللہ شروع ستمبر مین حاضر ہو کر زبانی بہت کچہہ حالات عرض کرونگا - اس وقت ایک خاص امر کے لئے عرض کرتا ہون - وکیل و دیگر اردو کی ایک دو اخبارون مین یہہ سلسلہ آجکل چھڑا ہوا ہے کہ جاپان مین اشاعت اسلام کس طرح کی جاوے - مین سخت حیران ہون کہ آپ کے اخبار مین ابہی تک ہماری جماعت کے کسی فرد نے اس مضمون کو دلچسپی سے نہین دیکھا - اور نہ آپ نے بہ جز ایک مضمون کے نقل کر دینے کے کوئی خاص دلچسپی لی ہے - مین چاہتا ہون کہ آپ اس کے متعلق خاص طور پر دلچسپی لیوین - اور جماعت کے معززین کو اشاعت اسلام ملک جاپان کے لئے خاص توجہ دلاوین - تاکہ جو فرض ہمارے ذمہ ہے - وہ ادا ہو جاوے - جو کام کہ اس سلسلہ کی معرفت سے ہو سکتا ہے - وہ دوسرے مسلمان نہین کر سکتے - اور نہ دوسرے مسلمانون مین اشاعت اسلام کی ایسی جوش اور حمیت ہے جو خداوند کریم نے اپنے مسیح موعود کے انفاس مبارکہ کیوجہ سے اس قوم مین ڈالدیا ہے - بالفعل چونکہ اہل اسلام مین سے کوئی بہی جاپانی زبان کا واقف اور عالم نہین ہے - وہان جاکر تبلیغ کرنا اس ابتدائی شرط پر بہت مشکل ہے - اور اسکے لئے درکار ہی ایک سرمایہ کثیر - جو نہ مسلمانون مین طاقت ہے اور نہ حوصلہ - پس میرے خیال مین یہ تحریک آپکے اور بدر اخبار کے ذریعہ سے ہونی چاہئے (وہ کتابین جاپان مین کثرت سے شایع کی جاوین جو زبان انگریزی مین مذہب اسلام پر ہون - اور اگرچہ دیگر مسلمانون کی تصنیف شدہ کتابون مین جو بالفعل انگریزی زبان مین موجود ہین وہ حقایق اور معارف نہین پائی جاتی جو اشاعت اسلام کی غرض سے ہونی چاہئین - تاہم موجودہ حالات مین ایک ضرورت کو پورا کرنے مین کم و بیش ممد و معاون ہو سکتی ہین - یہ کام جملہ اہل اسلام کو کرنا فرض ہے - اسوقت خداوند تعالے نے اپنی مشیت خاص سے مسیح موعود کو ہم مردون کی روحانی زندگی کے لئے بہیجا ہے ہمکو یہہ وقت غنیمت جانکر اسکو کہونا نہین چاہئے - اور وہ حقایق و معارف جو خدا کے مرسل کی زبان پر جاری ہوئے ہین - زبان انگریزی مین ترجمہ کر کے بذریعہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جاپان اور دیگر ممالک غیر مین کثرت سے شایع کرنی چاہئین - اگر اس کے متعلق آپ کثرت سے اپنی جماعت کو تبلیغ کرین تو کم از کم دو سو رسالہ جاپان مین ہی صرف ماہوری ریویو آف ریلیجنز کا جا سکتا ہے - جس کے ذریعہ سے اہل جاپان حقیقت اسلام سے آگاہ ہو سکتے ہین - مینے مولانا مکرمنا محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی اڈیٹر رسالہ مذکورہ کو اطلاع دیدی ہے کہ میری طرف سے چار رسالہ انگریزی زبان کے ماہواری ملک جاپان کے لئے مذہبی سوسائٹی مین یا جس جگہ وہ مناسب خیال فرماوین ارسال کیا کرین اسکی قیمت مین ادا کرونگا - یہ علاوہ اس کے ہین جو میری طرف سے دیگر رسالہ جات خریدی جاتی ہین اور اگر خدا کے فضل سے ساٹہہ ستر آدمی ایسے میسر آجاوین جو کم سے کم چار رسالہ ملک جاپان مین بہیجنے کی غرض سے خرید کرین تو ایک معقول تعداد صرف ریویو آف ریلیجنز کی جا سکتی ہے - یہہ آپکا فرض ہے کہ بڑے زور سے جماعت احمدیہ کی توجہ کو اس معاملہ کیطرف - جو بڑا اہم ہے اور ویسا ہی عظیم الشان - تہ دل کرادین - جہانتک مجہے علم ہے یورپ اور امریکہ مین بہی یہ رسالہ جارہا ہے اور اپنا اعجازی اثر کر رہا ہے - وہان کے مذہبی اخبارون مین کثرت سے اسلام کے متعلق نوٹ نکلے - اور چند معزز محققین نے اسلام کی صداقت کو تسلیم کر لیا - لیکن مین یہ کہے بغیر نہین رہ سکتا - کہ جسقدر اشاعت مطلوب تہی نہین ہوئی - یورپ اور امریکہ کی وسیع آبادی کو مدنظر رکہکر اگر دیکہا جاوے تو یہ اشاعت حد کے درجہ تک پہونچتی ہے - مشنری لاکہون روپیہ اپنے جہوٹے اور پرانے افسانہ مذہب کی اشاعت مین خرچ کرتے ہین - جبکا آخری نتیجہ بجز مایوسی کے انکو کچہہ نہین ملتا - لیکن تاہم ان کی ہمتین سست نہین ہوتین - مسلمان خود مفلس اور نہ کوئی باضابطہ اس قسم کی سوسائٹی جو لاکہون روپیہ جمع کر کے غیر ممالک مین اشاعت کا کام اپنے ذمہ لیوے - یہ سلطنت کا کام ہے غریب اہل اسلام کیا کر سکتے ہین - لیکن اس کا یہ مطلب نہین ہے کہ جتنا ہم کر سکین وہ بہی نہ کرین - ہمکو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جسقدر اہل اسلام کی دست قدرت مین تہا اتنا بہی اس نے نہین کیا - دیگر مسلمانون کا ہمارے ساتہہ اشاعت اسلام مین مشارکت کا خیال فضول ہے - کیونکہ وہ تو اس سلسلہ کی مفید باتون کو بہی بدظنی سے دیکہتے ہین - ورنہ کیا ممکن نہ تہا کہ اگر جملہ اہل اسلام اسکو مفید خیال کرتے ہیں تو آج ہزارون تک تعداد ریویو آف ریلیجنز کی پہونچ جاتی جو دیگر ممالک کو ہم مفت دے سکتے - اور جب کثرت سے ایک بات کی اشاعت کی جاوے تو آخر خدا کے بندے نکل ہی آتے - جو سائل حق پر ٹہنڈے دل سے غور کرتے اور اسلام کے نورانی چہرہ کو دیکہکر کلمہ توحید پڑہتے - پس ہم کو دوسرے مسلمانون سے اس کام کی امداد سے مایوس ہونا چاہئے اور سوائے ان لوگون کے جو حضرت مرزا صاحب کی جماعت مین داخل ہین - یا ہونی جاتے ہین - یا ہو جاوین گے - دست سوال پہیلانا چاہئے - اگرچہ مین جانتا ہون - کہ پہلی سی ہی چندون کی بہرمار اس جماعت کی افراد پر ہے لیکن کیا اپنی خانگی ضروریات کے لئے خرچ نہین کیا جاتا - اگر اس جماعت کے معززین ہی اس کام کو نہین لیوین گے تو پہر وہ لوگ کہان سے پیدا ہون گے جو اشاعت اسلام کا کام کرینگے - مسلمانون کی بدبختی کے آثار ہین - کہ وہ حضرت مرزا صاحب ادام اللہ فیوضہم و برکاتہم - کے مشن کی غرض و غایت کیطرف توجہ نہین کرتے - اور چند فروعی اختلافات کیوجہ سے سب و شتم کرنے کو کہڑے ہو جاتی ہین - عوام کالانعام کا تو ذکر ہی کیا ہے - بڑی بڑی مجالس مثلاً حمایت اسلام - اعانت اسلام - اشاعت اسلام وغیرہ کے ممبر بہی جو بڑی بڑی فضیلتون کے دعویدار ہین اسلامی اصولون سے بہت دور جا پڑے ہین - خدایا تو ہی میری ابتر حالتون پر اب نظر ترحم فرما - آمین -

مسلمانون کے مقابلہ پر آریہ قوم کو لیجئے - کہ انکی درمیان قومیت کا کسقدر جوش ترقی کر گیا ہے انکے گریجوئیٹون نے اسی جوش کیوجہ سے جو نیشنلٹی کے خیال سے انکے درمیان ہے - اپنی زندگیان قوم کو دیدین - اور دیتے رہتے ہین - اب جاپان سے ایک گریجویٹ منگوا کر انکی کالج مین جاپانی زبان کی تعلیم شروع کرادی - جس سے نہ صرف زبان ہی سیکہنا مطلوب ہے بلکہ اہل جاپان کی ہمدردی کو اپنے ساتہہ کرنا - مگر ہمارے کالج ہین کہ آپس کے خانگی تنازعات سے ہی انکو فرصت نہین ہوتی - وہ قوم کی ترقی کا خیال کیا سوچینگے -

آن خویشتن گم است کرا رہبری کند -

اس وقت مسلمانون کو بڑی ضرورت اندرونی طور پر اصلاح کی ہے - اور پہر صنعتی تعلیم کی ہے افسوس کہ ان دونون سے ابتک لاپرواہی ظاہر کی جاتی ہے - مسلمانون کی جو جماعت یا مجلس ہوتی ہے وہ بجائے اس کے کہ قوم مین اتفاق و ہمدردی کا بیج بوئے اور قوم کی بہتری کے سامان مہیا کرے - بدقسمتی سے قوم کے حق مین نقصان دہ ثابت ہوتی ہے - یہی حال مسلمانون کے اخبارون کا ہے -

مگر میرے خیال مین قوم کی موجودہ خرابیون کا بوجہہ کا زیادہ تر حصہ اخبارون کے سر پر ہے - جن کا فرض تہا کہ یگانگت کی روح قوم مین پہونکتے اور نیک تحریکات کے ذریعہ سے قوم کو اکساتے رہتے - اور معاملات مین نیک نیتی سے رائے زنی کرتے اور پبلک رائے کے قایم کرنے مین ایک زبردست ذریعہ ثابت ہوتے - لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سب سے ردی حالت مسلمانون کے اخبارون کی ہے - باستثنائے ایک دو مثلاً کل اتفاق سے وکیل اخبار کا پرچہ میرے ہاتہہ آیا - مینے اس مین دیکہا کہ ایک بڑا لمبا مضمون غیب دانی پر لکہا ہوا ہے - جس سے راقم کا مقصد مرزا صاحب کے دعوے کی تکذیب ثابت کرنا ہے - مین تمام مضمون کو پڑہ گیا جو دو اخبارون مین نکل چکا ہے لیکن مجہے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ راقم نے پبلک کو غلط بیانی کی رو سے دہوکہ مین ڈالنے کی کوشش کی ہے - اب کوئی ایڈیٹر صاحب یا نامہ نگار سے دریافت کرے کہ کتب مرزا صاحب کا یہ دعوے ہے کہ مین ہر معاملہ مین بذریعہ غیب دانی بتلا سکتا ہون - غیب کا علم تو خدا کے پاس ہے - ان انبیاء اور مرسلان کو صرف اسی بات کا علم غیب دیا جاتا ہے جو خدا چاہتا ہے - اور اس سے اصلاح خلق مقصود ہوتی ہے - کہ لوگ اس نبی یا مرسل کی صداقت کا اندازہ کر سکین - اگر اعتراض ہے کہ کسی نبی یا مرسل کو پیشگوئی کے طور پر غیب کے کسی امر سے خداوند تعالے نے بذریعہ اپنے الہام کے اطلاع کبہی نہین دی - تو پہر اسلام کا سارا تانا بانا بگڑ جاویگا اور ...... وہ اعتراضات نفس اسلام پر ...... اور دیگر الہامی مذاہب اور انبیاء کی صداقت پر وارد ہوتے ہین کہ بلکہ - راقم کو یا ایڈیٹر کو چاہئے تہا - کہ پہلے مرزا صاحب کا مذہب دربارہ غیب دانی بیان کرتا - پہر اسلام کا عقیدہ - پہر مرزا صاحب کے مذہب پر جایز اعتراض - اڈیٹر کا فرض تہا کہ وہ خود مرزا صاحب کی کتب دیکہہ کر یا اس امر کی تکلیف وہ گوارا نہین کر سکتا تہا تو امرتسر کے کسی احمدی سے مرزا صاحب کا دعوے دربارہ غیب دانی دریافت کر کے اولاً درج کرتا - جہانتک پبلک کو علم ہے مرزا صاحب خاص امور یا واقعات یا حادثات کے متعلق خدا سے خبر پا کر پیشگوئی

چلے گئے - پھر ظہور احمد آیا - ظہور احمد کا گھر میرے گھر سے ۳۰ یا ۴۰ قدم کے فاصلہ پر ہوگا میرا گھر ظہور احمد کے گھر سے ۳۰ یا ۴۰ قدم کے فاصلہ پر ہوگا میرا گھر ظہور احمد کے گھر سے جانب شمال ہے ظہور احمد آگر میرے سامنے سے آگے چلا گیا عبد الکریم اور ڈبہ - کریم بخش میرے سامنے ظہور احمد سے لڑنے لگے ان میں سے ایک آگے تھا ایک پیچھے ظہور احمد کو دھکے دیتے ہوئے میرے مکان سے آگے کی طرف لیگئے جو راستہ چجی کی طرف جاتا ہے - رمضان جو میرے پاس بیٹھا ہوا تھا - اوسوقت پیسہ اخبار کیطرف چلا گیا میں اون کے ہمراہ نہیں گیا مراتب علی آٹھہ گھنٹہ کے بعد آیا میں اپنی چارپائی سے اوٹھ کر اسکے پاس شربت پینے گیا تو مینے سارا حال ظہور احمد اور ڈبہ و عبد الکریم کا اسکو بتایا وہ چجی کیطرف جا رہے تھے گواہی مراتب علی ولد محمد علی ذات سید عمر ۱۷ سال ساکن انارکلی جنگڑ محلہ - مین اورنیٹل کالج مین پڑھتا ہون مین ظہور احمد کو جانتا ہون میری دوکان ظہور احمد کے چوبارہ کے نیچے ہے ظہور احمد بھی اورنیٹل کالج مین پڑھتا ہے اوس روز کالج سے مین اوس کے ساتھہ نہیں آیا مین گیارہ بجے واپس آکر دوکان پر گیا پھر عزیز میرے پاس آیا اوس نے کہا کہ وہ لڑکا جو تمہارے ساتھہ کالج مین پڑھتا ہے جسکا نام ظہور احمد ہے اوسکی اور ڈبہ کی بڑی لڑائی ہوئی ہے اور ظہور احمد کو مارا ہی مینے پوچھا وہ کسطرف گئے ہین تو کہنے لگا مجھے نہیں معلوم - اسکے بعد مین سامنے والی مسجد مین نہانے کے لیئے چلا گیا - اوسوقت ساڑھے گیارہ بجے ہونگے مین پھر گھر جاکر اور کھانا کھا کر آیا اوس وقت تقریبًا ۱۲ بجے ہون گے مینے اوسوقت ظہور احمد کو آتے ہوئے دیکھا کہ وہ قمیص کے بٹن لگاتا ہوا اپنے مکان پر جا رہا تھا مجھ سے کوئی بات نہیں ہوئی ازان بعد ڈبہ میری دوکان پر آکر اسٹول پر بیٹھہ گیا مینے اوس سے کہا کہ تم یہاں کیون بیٹھے ہو مینے اسٹول اٹھا کر اندر رکھہ دی پھر وہ چلا گیا مینے پھر کبھی ظہور احمد کو نہیں دیکھا -

گواہی امیر شاہ ولد حسین شاہ ذات سید عمر ۲۰ یا ۲۲ سال حال ساکن جنگڑ محلہ لنڈا بازار لاہور مین نیچہ فولادین کاپی نویسی کرتا ہون اور دن رات وہین رہتا ہون مینے اوس روز کچھہ نہیں دیکھا اور نہ اس مقدمہ کا حال مجھے معلوم ہے -

گواہی ابراہیم پسر احمد ذات زرگر کشمیری عمر ۴۰ سال ساکن جنگڑ محلہ انارکلی لاہور - مین ظہور احمد کو جانتا ہون اوس کی بیٹھک اون دنون میری دوکان کے سامنے ہی تھی - یہ بات مہینے یا دو مہینے کی ہے مین کوئلہ لیکر دوکان کو آتا تھا وقت دن کا تھا ٹھیک وقت یاد نہیں - مینے دیکھا کہ خدا بخش ڈبہ اور ظہور احمد میری دوکان کے سامنے بازار مین دو تین دوکانون کے فاصلہ پر لڑ رہے تھے اور ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے اس کے علاوہ اور مینے کچھہ نہیں دیکھا اور نہ مینے پھر ظہور احمد کو دیکھا جب وہ لڑ رہے تھے تب پانچ چار آدمی اور بھی کھڑے تھے - میرا بیان پولیس مین بھی ہوا تھا وہان بھی یہی لکھایا تھا -

ازان بعد عطا حسین گواہ کو آواز دی گئی مگر معلوم ہوا کہ وہ حاضر عدالت تھا لیکن بلا اجازت نہ معلوم کہان چلا گیا اس لیئے سنا گیا ہے کہ اون کی حاضری کے لیئے وارنٹ بلا ضمانت جاری کیا جائے گا -

عدالت سے آئندہ پیشی کی تاریخ ۳۰ - اگست قرار پائی ہے -

(باقی آئندہ)

طبیبِ حاذق

لا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ قرآن کریم کا ایک سنہری اصول ہے جس مین حفظ صحت اور حفظ ما تقدم کے تمام اصولون کو جمع کر دیا گیا ہے لیکن دنیا مین بہت سے لوگ ہین جو حفظ صحت کے اصولون کی ناواقفی کیوجہ سے مختلف امراض مین مبتلا ہو کر دکھہ اٹھا رہے ہین - اور اسپر طرہ یہ کہ اشتہاری ادویہ کی کثرت نے اور بھی لوگون کی صحت پر برا اثر ڈالا ہے - مینے حضرت حکیم حاذق مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب کے مجربات کی بنا پر شفاخانہ **فضل رحمانی** کے ذریعہ حتی المقدور مخلوق کو فائدہ پہونچانا چاہا ہے - شفاخانہ کے اغراض مین طبی کتابون اور ماہواری طبی رسالون کا شایع کرنا بھی ظاہر کیا گیا تھا - اسلیئے اس اعلان کے ذریعہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ستمبر ۱۹۰۵ء سے ایک ماہواری طبی رسالہ **طبیب حاذق** نام شفاخانہ فضل رحمانی سے شایع کیا جائیگا جسکا حجم فی الحال دو جزو ماہوار ہوگا - ۱۶ صفحون مین مستقل طور پر **حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کے بیش قیمت مجربات** ہمیشہ شایع ہوتے رہین گے - اور ۱۶ صفحون مین متفرق طبی مضامین ہونگے جنکے متعلق اس اشتہار مین کچھہ لکھنا بے سود ہے - خود رسالہ کے دیکھنے کے معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس قدر مفید اور سہل ہین - **مولانا مولوی نور الدین صاحب کے مجربات** سلسلہ وار ہون گے اور اس طریق پر انہیں قلمبند کیا گیا ہے جس سے علم طب کے مشکل مسائل بھی نہایت صاف اور سہل ہو گئے ہین - ہر ایک مرض کے اسباب اسکی علامات تشخیص اور علاج یونانی - ویدک اور بالآخر موجودہ تحقیقات ڈاکٹری کی رو سے بتایا گیا ہے - یہہ رسالہ اردو خوان دنیا کے لیئے ایک قابل قدر نعمت ہوگی - یہہ مستحکم اصول قرار دیا گیا ہے کہ بلا وصول قیمت پیشگی یا بہ اجازت وی پی ہرگز ہرگز کسی کے نام جاری نہ ہوگا - قیمت سالانہ عہ مع محصول ہوگی - **تمام** درخواستین منیجر شفاخانہ فضل رحمانی و مہتمم رسالہ طبیب حاذق کے نام آنی چاہئین ۵ ستمبر تک رسالہ شایع ہو جائیگا -

مسیح کی زندہ آسمان پر جانیکے قائل مسلمانون سے سوال

علماء مخالف جو حضرت عیسے علیہ السلام کو معہ اس جسم خاکی کے آسمان پر زندہ مانتے ہین وہ آیات قرآن مجید اپنے دعوی کی دلیل مین پیش کرتے ہین کہ یہ آیات صاف بتلا رہی ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام اسی جسم خاکی کے ساتھہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے بزعم اون کے وہ کسی وقت نہ معلوم اس جہان مین تشریف لا کر فوت ہو جاوینگے وہ بتلائین کہ جب حضرت عیسے علیہ السلام اس جہان مین تشریف لا کر اپنی میعاد پوری کر کے فوت ہو جاوینگے تو یہی آیات قرآن مجید جنکے معنی یہ وہ حیات مسیح علیہ السلام بجسمہ العنصری علی السماء ثابت کرتے ہین بدستور قرآن کریم مین موجود رہین گی اور اون کے وہی معنی ہونگے جواب یہ لوگ کرتے ہیں - یا اور اب مسیح کی وفات کے برسون بعد ایک شخص مسلمان یہی آیات قرآن مجید پڑھ رہا ہے جنکے معنی یہ ہین کہ حضرت مسیح علیہ السلام اسی جسم کے ساتھہ زندہ آسمان پر اوٹھائے گئے ہین ایک مخالف عیسائی یا یہودی ان آیات کو سنکر کہتا ہے کہ یہ آیات جھوٹی ہین کیونکہ یہ آیات بتلاتی ہین کہ حضرت عیسے اسی جسم کیساتھہ آسمان پر زندہ ہین مگر وہ درحقیقت دنیا مین آکر فوت ہو گئے اور ان آیات مین یہ نہین لکھا کہ وہ پھر دنیا مین آکر فوت ہو جائینگے - اس صورت مین وہ کیا جواب دینگے - یا تو قرآن شریف کو معاذ اللہ جھوٹی کتاب بنانا پڑیگا - یا سخت شرمندگی اٹھانی پڑیگی -

(راقم ایک)

مدینہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لیگئے تو آپ نے اول مرتبہ اہل مدینہ کو مخاطب کر کے جو خطبہ پڑھا وہ اپنے مضامین کی علویت اور جامعیت کے لحاظ سے ایسا اعلےٰ درجہ کا ہے کہ اسکی نظیر کوئی مذہبی کتاب پیش نہین کر سکتی -

ناظرین اسپر غور کرین اور میرے اور اپنے لیئے دعا کرین کہ اللہ تعالےٰ ہمین ان کلمات طیبات پر جو عبرت خیز اور خیرات و برکات سے بھرے ہوئے ہین عمل کرنے کی توفیق دے - (آمین) ان کلمات مین انسان کے انجام کار اور بخل کے نتایج قبیحہ اور ایثار و احسان کی خوبیون کو خوب واضح کیا ہے - ایڈیٹر -

"ایھا الناس! فقدموا لانفسکم - تعلمن واللہ لیصعقن احدکم ثم لیدعن غنمہ لیس لھا راع - ثم لیقولن لہ ربہ لیس لہ ترجمان ولا حاجب یحجبہ دونہ - الم یاتک رسولی فبلغک و اتیتک مالا و افضلت علیک فما قدمت لنفسک؟ فلینظرن یمینا و شمالا فلا یری شیئا - ثم لینظرن قدامہ فلا یری غیر جھنم فمن استطاع ان یقی وجھہ من النار ولو بشقۃ من تمرۃ فلیفعل ومن لم یجد فبکلمۃ طیبۃ فان بھا تجزی الحسنۃ عشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف - والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

یعنی - اے لوگو - قبل اس کے کہ تم اس جہان کو چھوڑو اپنے لیئے اعمال نیک کا ذخیرہ آگے بھیجو یقین جان لو قسم ہے خدا کی کہ بالضرور تم مین سے ہر ایک شخص ہولناک بلا مین پڑنے والا اور بیشک دنیا کو اسطرح چھوڑنے والا ہے جیسے کوئی اپنی بکریون کو محافظ کے بغیر چھوڑ دے - اور بیشک خدا ہر ایک سے ایسے طور پر کہ نہ اوس کے لیئے کوئی ترجمان ہوگا اور نہ روک ٹوک کرنیوالا دربان یعنی گویا منہ درمنہ پوچھے گا کہ کیا ہمارا کوئی پیغمبر تیرے پاس نہین آیا تھا؟ اور اوس نے ہمارے احکام تجھہ کو نہین پہونچائے تھے اور کیا تجھہ کو ہم نے بہت سا مال نہین بخشا تھا؟ [تاکہ ہماری راہ مین دے] اور اپنا فضل و احسان تجھہ پر نہین کیا تھا؟ [تاکہ اپنی بنی نوع کے ساتھہ مہربانی اور نکوئی سے پیش آئے] پس بتا کہ تو نے کیا چیز اپنے لیئے آگے بھیجی تھی - پس یقینًا [اوسوقت] انسان دائین بائین دیکھے گا اور کوئی چیز دکھائی نہ دے گی جسکو بتا سکے - پھر سامنے کی طرف نظر کرے گا اور ادہر بھی جہنم کے سوا کچھہ نظر نہ آئیگا - پس جس سے ہو سکے اپنے تئین اوس آگ سے بچائے - خواہ کھجور کے دانے کا ایک ٹکڑہ ہی خدا کی راہ مین دیکر کیون نہ بچائے اور جس کو اتنا بھی مقدور نہ ہو تو کسی کے حق مین کوئی کلمہ خیر ہی کہے - کیونکہ بے شک آخرت مین ایک نیکی کا بدلہ دس گنا بلکہ سات سو گنے تک دیا جائیگا - خدا کی سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو -

مراسلت

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب زاد عنایتکم - اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - مینے ایک خط پہلے بخدمت جناب ارسال کیا ہے - اسکے جواب سے تاحال سرفرازی نہین بخشی - مین امید کرتا ہون کہ آپ خدا کے فضل سے بخریت ہون گے - اور سلسلہ الٰہی کے پہیلانے مین سرگرم - مین انشاءاللہ شروع ستمبر مین حاضر ہو کر زبانی بہت کچہہ حالات عرض کرونگا - اس وقت ایک خاص امر کے لئے عرض کرتا ہون - وکیل و دیگر اردو کی ایک دو اخبارون مین یہہ سلسلہ آجکل چہڑا ہوا ہے کہ جاپان مین اشاعت اسلام کس طرح کی جاوے - مین سخت حیران ہون کہ آپ کے اخبار مین ابہی تک ہماری جماعت کے کسی فرد نے اس مضمون کو دلچسپی سے نہین دیکہا - اور نہ آپ نے بجز ایک مضمون کے نقل کر دینے کے کوئی خاص دلچسپی لی ہے - مین چاہتا ہون کہ آپ اس کے متعلق خاص طور پر دلچسپی لیوین - اور جماعت کے معززین کو اشاعت اسلام ملک جاپان کے لئے خاص توجہ دلاوین - تاکہ جو فرض ہمارے ذمہ ہے - وہ ادا ہو جاوے - جو کام کہ اس سلسلہ کی معرفت سے ہو سکتا ہے - وہ دوسرے مسلمان نہین کر سکتے - اور نہ دوسرے مسلمانون مین اشاعت اسلام کی ایسی جوش اور حمیت ہے جو خداوند کریم نے اپنے مسیح موعود کے انفاس مبارکہ کیوجہ سے اس قوم مین ڈالدیا ہے - بالفعل چونکہ اہل اسلام مین سے کوئی بہی جاپانی زبان کا واقف اور عالم نہین ہے - وہان جاکر تبلیغ کرنا اس ابتدائی شرط پر بہت مشکل ہے - اور اسکے لئے درکار ہے ایک سرمایہ کثیر - جو نہ مسلمانون مین طاقت ہے اور نہ حوصلہ - پس میرے خیال مین یہ تحریک آپکے اور بدر اخبار کے ذریعہ سے ہونی چاہئے (کہ) وہ کتابین جاپان مین کثرت سے شائع کی جاوین جو زبان انگریزی مین مذہب اسلام پر ہون - اور اگرچہ دیگر مسلمانون کی تصنیف شدہ کتابون مین جو بالفعل انگریزی زبان مین موجود ہین وہ حقایق اور معارف مین نہین پائی جاتی جو اشاعت اسلام کی غرض سے ہونی چاہئین - تاہم موجودہ حالات مین ایک ضرورت کو پورا کرنے مین کم و بیش ممد و معاون ہو سکتی ہین - یہ کام جملہ اہل اسلام کو کرنا فرض ہے - اسوقت خداوند تعالےٰ نے اپنی مشیت خاص سے مسیح موعود کو ہم مردون کی روحانی زندگی کے لئے بہیجا ہے ہمکو یہہ وقت غنیمت جانکر اسکو کہونا نہین چاہیے - اور وہ حقایق و معارف جو خدا کے مرسل کی زبان پر جاری ہوئے ہین - زبان انگریزی مین ترجمہ کر کے بذریعہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جاپان اور دیگر ممالک غیر[؟] کثرت سے شائع کرنی چاہئین - اگر اس کے متعلق آپ کثرت سے اپنی جماعت کو تبلیغ کرین تو کم از کم دو سو رسالہ جاپان مین ہی صرف ماہوری ریویو آف ریلیجنز کا جا سکتا ہے - جس کے ذریعہ سے اہل جاپان حقیقت اسلام سے آگاہ ہو سکتے ہین - مینے مولانا مکرمنا محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی اڈیٹر رسالہ مذکورہ کو اطلاع دیدی ہے کہ میری طرف سے چار رسالہ انگریزی زبان کے ماہواری ملک جاپان کے لئے مذہبی سوسائٹی مین یا جس جگہ وہ مناسب خیال فرماوین ارسال کیا کرین اسکی قیمت مین ادا کرونگا - یہ علاوہ اس کے ہین جو میری طرف سے دیگر رسالہ جات خریدی جاتی ہین اور اگر خدا کے فضل سے ساٹہہ ستر آدمی ایسے میسر آجاوین جو کم سے کم چار رسالہ ملک جاپان مین بہیجنے کی غرض سے خرید کرین تو ایک معقول تعداد صرف ریویو آف ریلیجنز کی جا سکتی ہے - یہہ آپکا فرض ہے کہ بڑے زور سے جماعت احمدیہ کی توجہ کو اس معاملہ کیطرف - جو بڑا اہم ہے اور ویسا ہی عظیم الشان متوجہ کرادین - جہانتک مجہے علم ہے یورپ اور امریکہ مین بہی یہ رسالہ جا رہا ہے اور اپنا اعجازی اثر کر رہا ہے - وہان کے مذہبی اخبارون مین کثرت سے اسلام کے متعلق نوٹ نکلے - اور چند معزز محققین نے اسلام کی صداقت کو تسلیم کر لیا - لیکن مین یہ کہے بغیر نہین رہ سکتا - کہ جسقدر اشاعت مطلوب تہی نہین ہوئی - یورپ اور امریکہ کی وسیع آبادی کو مدنظر رکہکر اگر دیکہا جاوے تو یہ اشاعت حد کے درجہ تک ہوپہنچتی ہے - مشنری لاکہون روپیہ اپنے جہوٹے اور پرانہ افسانہ مذہب کی اشاعت مین خرچ کرتے ہین - جبکہ آخری نتیجہ بجز مایوسی کے انکو کچہہ نہین ملتا - لیکن تاہم ان کی ہمتین سست نہین ہوتین - مسلمان خود مفلس اور نہ کوئی باضابطہ اس قسم کی سوسائٹی جو لاکہون روپیہ جمع کر کے غیر ممالک مین اشاعت کا کام اپنے ذمہ لیوے - یہ سلطنت کا کام ہے غریب اہل اسلام کیا کر سکتے ہین - لیکن اس کا یہ مطلب نہین ہے کہ جتنا ہم کر سکین وہ بہی نکرین - ہمکو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جسقدر اہل اسلام کی دست قدرت مین تہا اتنا بہی اس نے نہین کیا - دیگر مسلمانون کا ہمارے ساتہہ اشاعت اسلام مین مشارکت کا خیال فضول ہے - کیونکہ وہ تو اس سلسلہ کی مفید باتون کو بہی بدظنی سے دیکہتے ہین - ورنہ کیا ممکن نہ تہا کہ اگر جملہ اہل اسلام اسکو مفید خیال کرتے تو آج ہزارون تک تعداد ریویو آف ریلیجنز کی پہونچ جاتی جو دیگر ممالک کو ہم مفت دے سکتے - اور جب کثرت سے ایک بات کی اشاعت کی جاوے تو آخر خدا کے بندے نکل ہی آتے - جو سائل حق پر ٹہنڈے دل سے غور کرتے اور اسلام کے نورانی چہرہ کو دیکہکر کلمہ توحید پڑہتے - پس ہم کو دوسرے مسلمانون سے اس کام کی امداد سے مایوس ہونا چاہئے اور سوائے ان لوگون کے جو حضرت مرزا صاحب کی جماعت مین داخل ہین - یا ہو جاتے ہین - یا ہو جاوین گے - دست سوال پہیلانا چاہئے - اگرچہ مین جانتا ہون - کہ پہلی سی ہی چندون کی بہرمار اس جماعت کی افراد پر ہے لیکن کیا اپنی خانگی ضروریات کے لئے خرچ نہین کیا جاتا - اگر اس جماعت کے معززین بہی اس کام کو نہین لیوین گے تو پہر وہ لوگ کہان سے پیدا ہون گے جو اشاعت اسلام کا کام کرینگے - مسلمانون کی بدبختی کے آثار ہین - کہ وہ حضرت مرزا صاحب ادام اللہ فیوضہم و برکاتہم - کے مشن کی غرض و غایت کیطرف توجہ نہین کرتے - اور چند فروعی اختلافات کیوجہ سے سب و شتم کرنے کو کہڑے ہو جاتی ہین - عوام کالانعام کا تو ذکر ہی کیا ہے - بڑی بڑی مجالس مثلاً حمایت اسلام - اعانت اسلام - اشاعت اسلام وغیرہ کے ممبر بہی جو بڑی بڑی فضیلتون کے دعویدار ہین اسلامی اصولون سے بہت دور جا پڑے ہین - خدایا تو ہی میری ابتر حالتون پر اب نظر ترحم فرما - آمین -

مسلمانون کے مقابلہ پر آریہ قوم کو لیجئے - کہ انکی درمیان قومیت کا کسقدر جوش ترقی کر گیا ہے انکے گریجوئٹون نے اسی جوش کیوجہ سے جو نیشنلٹی کے خیال سے انکے درمیان ہے - اپنی زندگیان قوم کو دیدین - اور دیتے رہتے ہین - اب جاپان سے ایک گریجویٹ منگوا کر انکے کالج مین جاپانی زبان کی تعلیم شروع کرادی - جس سے نہ صرف زبان ہی سیکہنا مطلوب ہے بلکہ اہل جاپان کی ہمدردی کو اپنے ساتہہ کرنا - مگر ہمارے کالج ہین کہ آپس کے خانگی تنازعات سے ہی انکو فرصت نہین ہوتی - وہ قوم کی ترقی کا خیال کیا سوچینگے -

آن خویشتن گم است کرا رہبری کند -

اس وقت مسلمانون کو بڑی ضرورت اندرونی طور پر اصلاح کی ہے - اور پہر صنعتی تعلیم کی ہے افسوس کہ ان دونون سے ابتک لاپرواہی ظاہر کی جاتی ہے - مسلمانون کی جو جماعت یا مجلس ہوتی ہے وہ بجائے اس کے کہ قوم مین اتفاق و ہمدردی کا بیج بوئے اور قوم کی بہتری کے سامان مہیا کرے - بدقسمتی سے قوم کے حق مین نقصان دہ ثابت ہوتی ہے - یہی حال مسلمانون کے اخبارون کا ہے -

مگر میرے خیال مین قوم کی موجودہ خرابیون کا بوجہہ کا زیادہ تر حصہ اخبارون کے سر پر ہے - جن کا فرض تہا کہ یگانگت کی روح قوم مین پہونکتے اور نیک تحریکات کے ذریعہ سے قوم کو اکساتے رہتے - اور معاملات مین نیک نیتی سے رائے زنی کرتے اور پبلک رائے کے قایم کرنے مین ایک زبردست ذریعہ ثابت ہوتے - لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سب سے ردی حالت مسلمانون کے اخبارون کی ہے - باستثنائے ایک دو مثلاً کل اتفاق سے وکیل اخبار کا پرچہ میرے ہاتہہ آیا - مینے اس مین دیکہا کہ ایک بڑا لمبا مضمون غیب دانی پر لکہا ہوا ہے - جس سے راقم کا مقصد مرزا صاحب کے دعوے کی تکذیب ثابت کرنا ہے - مین تمام مضمون کو پڑہ گیا جو دو اخبارون مین نکل چکا ہے لیکن مجہے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ راقم نے پبلک کو غلط بیانی کی رو سے دہوکہ مین ڈالنے کی کوشش کی ہے - اب کوئی ایڈیٹر صاحب یا نامہ نگار سے دریافت کرے کہ کتب مرزا صاحب کا یہ دعوے ہے کہ مین ہر معاملہ مین بذریعہ غیب دانی بتلا سکتا ہون - غیب کا علم تو خدا کے پاس ہے - ان انبیاء اور مرسلان کو صرف اسی بات کا علم غیب دیا جاتا ہے جو خدا چاہتا ہے - اور اس سے اصلاح خلق مقصود ہوتی ہے - کہ لوگ اس نبی یا مرسل کی صداقت کا اندازہ کر سکین - اگر اعتراض ہے کہ کسی نبی یا مرسل کو پیشگوئی کے طور پر غیب کے کسی امر سے خداوند تعالےٰ نے بذریعہ اپنے الہام کے اطلاع کبہی نہین دی - تو پہر اسلام کا سارا تانا بانا بگڑ جاویگا اور وہ اعتراض نفس اسلام پر ...... اور دیگر الہامی مذاہب اور انبیاء کی صداقت پر وارد ہوتے ہین کہ بلکہ - راقم کو یا اڈیٹر کو چاہئے تہا - کہ پہلے مرزا صاحب کا مذہب دربارہ غیب دانی بیان کرتا - پہر اسلام کا عقیدہ - پہر مرزا صاحب کے مذہب پر جائز اعتراض - اڈیٹر کا فرض تہا کہ وہ خود مرزا صاحب کی کتب دیکہہ کر یا اس امر کی تکلیف وہ گوارا نہین کر سکتا تہا تو امرتسر کی کسی احمدی سے مرزا صاحب کا دعوے دربارہ غیب دانی دریافت کر کے اولاً درج کرتا - جہانتک پبلک کو علم ہے مرزا صاحب خاص امور یا واقعات یا حادثات کے متعلق خدا سے خبر پاکر پیشگوئی

کرتے ہیں - اُسی طرح جسطرح کہ دیگر انبیا سابقین کرتے چلے آئے ہیں - خالص غیب کا علم کسی کو نہیں ہو سکتا - مگر ہان جتنا اور جسقدر خدا چاہتا ہے اپنے مرسلین کو پہلے اطلاع دیتا ہے - الحمد للہ کہ وہ باتیں جو قبل از وقت مرزا صاحب کیطرف سے بتلائی جاتی ہیں - اس طرح پوری ہو رہی ہیں جسطرح کہ دیگر انبیا کی - اگر دیگر انبیا کی پیشگوئیاں محض نجومیوں اور جوتشیوں کی پیشگوئیوں سے ممیز ہو سکتی ہیں - تو اڈیٹر صاحب کو چاہیئے کہ اس معیار پر یہان بھی پرکھے - اور پھر اتفاق اخبار میں اسکو درج کرے -

یہہ تو ضمناً ذکر آگیا - اصل مطلب یہ ہے کہ تمام دیگر مسلمان اپنے فرائض ادا نہیں کرتے جیساکہ ان کو ادا کرنا چاہیئے اب صرف مرزا صاحب کی جماعت ہے جسکو واجب ہے کہ مسیح موعود کی دعاؤں سے فائدہ اٹھا کر قومی کامون میں دلچسپی لیوے -

اے خدا تو مجھے اپنے مسیح مرسل یزدانی کے قدم پر چلنے کے لئے پوری طاقت بخش - آمین

والسلام

نور احمد وکیل ایبٹ آباد

ایک اور نشان ظاہر ہوا

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بھی آخر کار اس جہان سے چلدئے چنانچہ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء کو انکا انتقال ہو گیا - مرنے سے ۱۴ روز پیشتر انکو سانپ سونگھ گیا تھا - اسی زہر نے انکا کام تمام کیا - انا للہ وانا الیہ راجعون -

افسوس کی بات ہے کہ مولوی رشید احمد خدا تعالیٰ کے موعود و مرسل کے زمانہ کو پاکر بھی اسکے فیض سے محروم گیا - اخبارات میں انکے متعلق بڑے بڑے تو ریتی مضامین شائع کرائے جا رہے ہیں - جنکو پڑھکر مجھے اور بھی اللہ تعالیٰ کی بے نیازی پر ایمان بڑھتا ہے - اور یقین ہو جاتا ہے کہ

امتیان را سے دہی فہم و ذکا

بالکل صحیح ہے - ہدایت اور سعادت اسی کے فضل سے ملسکتی ہے - ورنہ ایسا آدمی جسے لوگ عالم قرار دیتے ہیں تو راسد کو کیون دیکھہ نسکا - پھر مولوی رشید احمد صاحب کی موت دوسروں کے لئے باعث عبرت ہے - یقیناً اب انپر اس سلسلہ کی حقیقت کھل گئی ہوگی اور انہیں معلوم ہوا ہوگا - کہ وہ شخص جسکو دنیا میں وہ کذاب اور مفتری سمجھتے اور قرار دیتے تھے فی الحقیقت حضرت احدیت میں درجہ عالی رتبہ ہے -

وہان کے حالات تو مرنے والوں پر ہی کھلینگے لیکن انکی موت تو اس دنیا میں بھی حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی ظاہر کرتی ہے - جسکی تفصیل یہ ہے کہ حضرت حجۃ اللہ کو عرصہ ہوا ہے الہام ہوا تھا یخرج الصدور الی القبور یعنے جو لوگ بڑے بڑے مسند نشین اور اکابر قرار دئے گئے ہیں وہ قبروں کی طرف نکالے جاوینگے - کیا مطلب کہ یہہ جو بڑے بڑے بزرگ اور صاحب وجاہت جو بنے ہوئے ہیں وہ عنقریب مرنے والے ہیں - یہہ پیشگوئی ہمیشہ نئے رنگ میں پوری ہوتی رہتی ہے - جسطرح سید نذیر حسین اس پیشگوئی کا مصداق ہوا اسی طرح رشید احمد صاحب بھی اسکے مصداق ٹھیرے - اگر یہہ کہا جاوے کہ انکی عمر ۸۰ کے قریب ہو گئی تھی - تو ایسی بات بالکل بیہودہ قرار دی جائے گی کیونکہ حوادث زمانہ کے ماتحت حضرۃ مسیح موعود بھی ہیں وہ اس سے باہر تو نہیں - پھر ان کی زندگی میں ان لوگوں کا فوت ہو جانا قدرت خداوندی کا عجیب تماشا نہیں تو کیا ہے؟ یہہ محض اسکی صداقت کے اظہار کے لئے ہے -

علاوہ برین مولوی رشید احمد صاحب کی موت ایک اور پہلو سے بھی نشان عظیم ہے اور وہ یہ ہے کہ انجام آتھم میں جن لوگوں کو مباہلہ کیواسطے بلایا گیا تھا انہیں سے مولوی رشید احمد صاحب بھی ایک تھے - اور اس مباہلہ کا نتیجہ مندرجہ ذیل عذاب آپ نے قرار دئے تھے -

کسیکو اندھا کر دے اور کسی کو مجذوم - اور کسیکو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسیکو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا دے الی آخرہ

مولوی رشید احمد صاحب نے اس اثر سے دو حصے لئے - آپ کی بینائی بھی جاتی رہی اور بالآخر سانپ نے بھی کاٹا - کیا موت کی اور صورتین نہ ہو سکتی تھین؟ پھر کیا وجہ ہوئی ہے جو مولوی رشید احمد صاحب کو سانپ ہی نے کاٹا - اگر حضرت مسیح موعود مفتری تھے تو مولوی رشید احمد صاحب کے لئے اگر سانپ کے ذریعہ موت مقدر تھی تب بھی اللہ تعالیٰ کو دنیا کو فتنہ میں پڑنے سے بچانے کے لئے انہیں اس موت سے بچانا چاہئے تھا مگر یہ کیا ہوا - کہ آسمان سے ایسا امر صادر ہوا جو اسی مفتری (بخیال شان) کی تائید کا باعث ٹھیرا - اسکی وجہ یہی ہے - کہ دراصل وہ راستباز اور خدا کا مرسل ہے اور آسمان اسکی تائید پر جھکا ہوا ہے - پس یہ ایک عظیم الشان نشان ہے طالبان حق کے لئے -

بیہودہ طور پر مباحثہ کرنا اور ہر بات کے جواب کے لئے قلم اٹھانا سہل ہے لیکن عقلمند وہی ہیں جو سچائی کو ضائع نہیں کرتے بلکہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں - مولوی رشید احمد صاحب کے شاگرد اور مرید انکی وفات سے سبق لیں اور خدا تعالیٰ کے راستباز کی تکذیب سے باز آئیں -

بالآخر مجھے مولوی رشید احمد صاحب کی وفات سے محض اس لئے افسوس ہے کہ انہوں نے صادق کا زمانہ پایا اور اس سے فیض حاصل نہ کیا اور پھر یہ افسوس اور بھی بڑھ جاتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ وہ نہ صرف خود محروم رہے بلکہ ان کی وجہ سے بہت سے لوگ حجاب میں پڑے رہے خدا کرے انکی موت ان لوگوں کے لئے چشم کشا ہو - آمین -

عبد القیوم کی وفات اور تعزیت

عبد القیوم کی وفات کی خبر الحکم کی گذشتہ اشاعت میں میں درج کر چکا ہوں - اسکے متعلق مجھے کچھ اور اضافہ کرنے کی حاجت نہیں بجز اس کے کہ عبد القیوم کے ساتھ حکیم الامۃ کو اپنے رنگ میں خاص الفت تھی وہ بات عبد القیوم میں کیا تھی جو حکیم الامۃ کی مزید توجہ اور التفات کا باعث ہو سکی ہے - ناظرین اس بات سے محض ناواقف ہیں -

عبد القیوم ایک عرصہ سے بیمار چلا آتا تھا - بابن حبیبہ سے اسنے بولنا سیکھا تو پہلا لفظ جو اس نے خلاف عادت و معمول سیکھا وہ اللہ کا لفظ تھا جسنے حکیم الامۃ کو خاص طور پر متوجہ کیا - پھر دوسرا لفظ حی علی الفلاح تھا اس لفظ کو پورے طور پر ادا کرنے کی طاقت نہ تھی اسلئے وہ الفلاح کہ پکارا کرتا - اور پھر کچھ عرصہ تک بیٹھہ کر کچھ ایسے انداز سے ہلتا اور سانس لیتا جس سے معلوم ہوتا کہ کسی ذکر میں مصروف ہے غرض یہہ ادائیں تھیں جو حکیم الامۃ ایسے باپ کے لئے دلفریب تھیں - عبد القیوم کے سوا حضرت حکیم الامۃ کی کئی اولادیں چھوٹی عمر کی اور بڑی عمر کی بھی فوت ہوئیں - انمیں سے بعض میری موجودگی میں بھی فوت ہوئیں - مینے ہمیشہ دیکھا ہے کہ حکیم الامۃ نے کبھی کسی قسم کا اضطراب یا بیقراری ظاہر نہیں کی اولاد کی محبت ایک فطرتی محبت ہوتی ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ بڑھاپے کی اولاد بہت ہی عزیز ہوتی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ حکیم الامۃ نے اپنی ان اولادوں کی وفات پر بھی استقلال اور حوصلہ دکھایا ہے جو عام طور پر آپ میں پایا جاتا ہے - جس سے اس قلب کی کیفیت معلوم ہوتی ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ کی مقادیر کے ساتھ کیسی صلح اور سالمت ہے -

ایسے موقع پر تعزیت کرنا مسنون امر ہے حضرت کریم الملۃ نے مخدومی خواجہ کمال الدین صاحب کے ایک بچہ نصیر احمد کے فوت ہو جانے پر تعزیت کا ایک خط لکھا تھا جو اپنے مضمون کے لحاظ سے اب بھی ویسا ہی قابل قدر ہے اسلئے میں اسے ذیل میں درج کرتا ہوں -

وھو ھذا

ایک تعزیت کا خط

ذیل میں ہم ایک تعزیت نامہ درج کرتے ہیں جو ہمارے محسن و مخدوم مولانا حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے برادر معظم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پشاور کے عزیز شیرخوار بچہ نصیر احمد کی وفات پر ۵ - جون ۱۹۰۱ء کو بعد نماز ظہر لکھا ہے اس خط کے اندراج سے جہان ایک طرف ہم اپنی قوم کو رضا بالقضا اور صلح بالقدر کی تعلیم دینا چاہتے ہیں دوسری طرف اپنے بداندیش مخالفوں کو یہہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ اس خط کو تعصب اور عناد سے خالی ہو کر پڑھیں اور سوچیں کہ جن کے مد نظر ہر حال میں رضاء الٰہی ہو دنیا اور اسکی عارضی اور فانی تکلیفیں اسکے ارادوں اور حوصلوں کو کیونکر پست کر سکتی ہیں؟ - وہ قوم جو مقادیر الٰہی پر یون اظہار مسرت کرے اور ہر تکلیف اور مصیبت میں سے اپنے لئے شرح صدر کے ساتھ ایک راحت اور مسرت پیدا کرے غدار دنیا داروں کے منصوبے اور اذیت رسانی کے بد ارادے ان پر کب فتح پا سکتے ہیں؟ یقیناً یقیناً جنت کی کلید ہر حال میں ان ہی لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو قضاء الٰہی کے ساتھ پوری مسالمت اور مصالحت کرتے ہیں پس کوتاہ اندیش مخالف کے لئے ہر آن ایک نیا جہنم اور نئی مصیبت ہے اور خوش قسمت مومن کے لئے ہر لحظہ ایک نئی زندگی اور نئی جنت ہے مبارک ہے وہ شخص اور وہ قوم جو رضاء الٰہی کے ساتھ پوری صلح رکھے اور خدا تعالیٰ کے ہر فضل کو اپنے لئے ایک نعمت کا موجب سمجھے - اللھم اجعلنا منھم آمین

اب ہم ذیل میں وہ تعزیت نامہ بلا کم وکاست درج کرتے ہیں ہم کو امید ہے کہ یہ خط ہماری زندگی کی ان کٹھن منزلوں میں جو مشیت ایزدی سے

سے پیش آجاتی ہیں ایک رہبر شفیق کا کام دیگا اور ہم میں سے بہتوں کے لئے مفید ثابت ہوگا مولیٰ کریم ہمکو ایسی توفیق عطا فرماوے کہ زندگی اور موت رنج اور راحت میں تیرے سچے شکر گذار ہوں آمین - ایڈیٹر

برادرم ! اعمال کی صورتیں ہیں اگر اخلاص درمیان ہو - اگر احتساب ہو یعنی خدا کی رضا اور قدر سے پوری موافقت ہو تو کسقدر غنیمت ہانہہ آئی ایک دنیا دار کو جسے اس کدر زندگی سے سکون اور طمانینت حاصل ہے اور آخرۃ پر پٹہہ دیکر بیٹھ رہا ہے یہ باتیں تلخ معلوم ہونگی مگر وہ فوت شدہ چیز کے واپس لانے کا کوئی چارہ تو بتائے - یا لاکر دکہائے -

مومن کسقدر نفع میں ہے کہ ولادت و فوت دونوں شکر و صبر کے وسیلہ سے اُسکی ترقی درجات کا موجب ہیں -

خود ہی دے اور خود ہی لے جاوے اور یہ لے جانا اس کا لا تبدیل قانون ہے جسے عقلاء کی عقلیں اور حکماء کی حکمتیں تحویل نہیں کرسکتیں پہر ہمارا شکر کرے اور اجر جزیل کا وعدہ دے یہ فضل عظیم نہیں تو کیا ہے ؟ قربان جائے اُس حامد محمد احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جسنے علم و عمل دونوں سے دنیا کو رضا بقضا کا درس دیا - مکی زندگی میں بھی الحمد للہ آپ کی زبان پر جاری رہا جب کہ مصائب کے پہاڑ آپ کے سر پر ٹوٹ رہے تہے اور چاروں طرف سے درندے آپ پر مسلط تہے اور مدنی کامیاب زندگی میں بہی وہی پاک کلمہ جس سے خدا تعالےٰ کی مقادیر کے ساتہہ پوری صلح اور سلم کی عجیب خوشبو آتی ہے - گیارہ بچے بہی آپ کے فوت ہوئے تو کہ آپ ہر رنج میں صبر کا کامل نمونہ ٹہیریں بچوں کی وفات پر آپ کا یہ فرمانا للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیء عندہ باجل مسمی کسقدر صبر - مسالمت بالقدر کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے

ہمارے ہمسایہ میں آج دو مہینے کے قریب ہوئے ایک ہندو مر گیا ہے - اُن کے ہاں ہر روز سیاپا ہوتا ہے چونکہ میرا مکان بسبب بلندی کے اُنکی ساری حرکات کو مجہہ تک پہونچا دیتا ہے میں اون کے شیون اور نوحہ سے اپنے محبوب و مولیٰ سرور عالم و عالمیان علیہ صلوات الرحمن پر درود ارسال کرنے کی عجیب لذت محسوس کرتا ہوں - میں دیکہتا ہوں کہ موت اور زندگی کی مسٹری جس کی گرہ کہولنے میں عقلاء دہر کے ناخن بالکل گہس گئے ہیں اور ہنوز وہ گرہ ویسی ہی زندہ ہے کیسی صفائی سے اُس مظہر اسرار غیب پر کہلی - اولاد کا مرنا نقد نقد خسارہ ہے عرف عام میں اور ظاہر بین نگاہ میں ہے بھی اسی طرح - کدورتوں اور مصیبتوں اور دکہوں کا آنا ابنائے دنیا کو کسقدر ناگوار ہے مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر قوت خدا کی قدر سے موافقت کرنے کی کس راہ سے ملی ؟ اگر کوئی شخص آپ کی زندگی کے اوراق کے مطالعہ سے بے جز اور ہس کی نظیر کے واقعات سے ناواقف ہے تو کافی ہے اسکے لئے کہ اسی سورہ فاتحہ کے آغاز میں غور کرے یعنی الحمد للہ رب العلمین میں اسپر پیچ اور پر انقلاب زندگی میں قدم قدم پر کیسے ناگفتنی واقعات پیش آئے اور اس اثنا میں نماز کا وقت بہی آگیا اگر آپ کی روح پر فتوح کو اللہ تعالےٰ سے پوری صلح نہ تہی تو کیونکر آپ کے منہ سے یہ کلمہ نکلتا الحمد للہ رب العلمین رات دن میں حوادث ہی پڑتے ہی رہے اور ان سب دفعوں کی چہہ نمازوں کے افتتاحی کلمات ہمیشہ گواہی دیتے رہے کہ خدا تعالےٰ کی قاہر ارادوں اور حکیمانہ تقدیروں سے طوع دل سے صلح کرنے والا ایک ہی انسان دنیا میں پیدا ہوا ہے قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں جائینگے اور آسے پورا دار السرور پائینگے تب جوش سے الحمد للہ رب العلمین کہینگے اُس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کمال معرفت اور بہر سرور قلب کا اندازہ کیجئے جو شروع ہی میں الحمد للہ رب العلمین بولا - اور اس عالم کے گرم و سرد میں ہمیشہ یہی اوس کی زبان پر جاری رہا - غرض ان بدنصیب ہندوؤں کے سیاپے سے بڑی عبرت حاصل ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس شقی قوم پر خدا تعالےٰ کی صفات کا راز نہیں کہلا اور بید بے ثمر نے تناسخ کے اصول کی تعلیم سے انہیں سخت گہاٹا دیا -

جب صورت حال یہ ہو تو میں آپ کو مبارکباد دوں کہ آپکی طرف سے ان دشوار گذار گہاٹیوں کے صاف کرنے کو سیپر اٹینر زپلٹن کا ایک قوی فرد آگے گیا اور وہ براہ راست خدا کے ہاں پہونچکر آپ کے لئے دست شفاعت اور زبان ضراعت وا کریگا یا ابنائے جنس کی پیروی کر کے آپ کی تعزیت کروں یا ایک بدبخت سترذراو صلح بالقدر سے جاہل رافضی کی طرح آپ کو روتے ا[illegible] کی ترغیب دوں خدا تعالےٰ آپ بہ[illegible] کہ اس انعام کو آپ ضایع نہ کریں جو امرع[illegible] پر آپ کو ملنے والا ہے - والسلام -

عاجز عبد الکریم

پروفیسر اموری کا لیکچر زلزلے پر

روانگی لاہور سے پہلے پروفیسر اموری "مشہور جاپانی ماہر علم زلزلہ نے مقامی اینگلو انڈین معصر کے قایم مقام سے ملاقات کر کے زلزلے کے متعلق بعض مفید خیالات ظاہر کئے تہے - جنکا خلاصہ ذیل میں ہدیہ ناظرین ہے -

صاحب موصوف نے فرمایا کہ بڑے زلزلے شاذ و نادر ہوتے ہیں نامہ نگار نے پوچہا کہ آپ کی نسبت وثوق کے ساتہہ یہ پیشگوئی کرنے کی خبر مشہور ہے کہ کانگڑہ اور دہرم سالہ کے قرب و جوار میں عرصہ دراز تک بڑے زلزلے نہ آئینگے - اور غالباً ایک صدی تک امن رہے گا ؟

(جواب) ہاں ! بالکل اسی طرح ہے - لیکن ٹہیک مدت مقرر کرنا ناممکن ہے - کہ سو برس یا ایکسو بیس برس تک کوئی زلزلہ نہ آئیگا لیکن برخلاف اس کے سائینس کا ایک اصول ہے کہ بڑے زلزلے شاذ و نادر آتے ہیں اور کسی مقام پر اُن کا تواتر نہیں ہوتا - آسام کے زلزلے میں بہت سی لہریں جو رُکی ہوئی تہیں ٹوٹ پڑیں اگر اوس قرب و جوار میں کوئی بڑا زلزلہ آتا تو یہ صورت پہلے سے واقع ہو گئی ہوتی - اسیطرح ضلع کانگڑہ کی نسبت میرا خیال ہے کہ وہاں بڑا زلزلہ سینکڑوں برس سے نہ آیا ہوگا - ورنہ پرانے مندروں کو ضرور نقصان پہنچتا - یہ بات کہ آسام میں بڑا زلزلہ ۱۸۹۷ء میں آیا تہا - ظاہر کرتی ہے کہ اُس سال بڑے زلزلے کی کارروائی کا زمانہ کوہستان ہمالیہ کی بیرونی جانب شروع ہوا اور کانگڑہ کا زلزلہ ایک پہلو سے اُس زیر زمین شورش کا سلسلہ سمجہا جا سکتا ہے - یہ بتلانا ممکن ہے کہ آیا زلزلہ کی کارروائی کا زمانہ کانگڑہ والی کی سوزش کے ساتہہ ختم ہو گیا ہے یا باقی ہے ممکن ہے کہ ایسا ہو - لیکن اُسکے ثابت کرنے کیلئے میرے پاس شمار و اعداد نہیں ہیں - ایک بات یہ بہی ہے کہ سخت زلزلے سخت زمین کی کمزوری کا نتیجہ ہوتا ہے - اور زلزلہ آنے سے وہ کمزوری بالکل رفع ہو جاتی ہے - اور اسیوجہ سے بڑے زلزلہ کے بعد نہایت محفوظ وہ جگہہ ہو سکتی ہے جہاں بہت زیادہ لرزہ محسوس ہوا ہے - حقیقت حال یہ ہے کہ تاریخ میں بہی یہ بات لکہی ہوئی نہیں ہے - کہ کسی ایک مقام پر دو بڑے زلزلے بغیر طویل وقفہ کے آئے ہوں - اگر ہمالیہ کے علاقہ میں کوئی زلزلہ آنیوالا ہے تو وہ غالباً اُن دو بڑے زلزلوں کے مقامات پر نہیں آسکتا جہاں اوس کی دست برد زمانہ حال میں ہو چکی ہے اور اس سے زیادہ وثوق کے ساتہہ اور کچہہ نہیں کہا جا سکتا - میرے یقین میں اس قرب و جوار میں بڑا زلزلہ نہیں آسکتا - تاوقتیکہ شورش دار مادہ پہر زمین کے نیچے جمع نہ ہو جاوے اور اُسکے لئے ایک عرصہ دراز درکار ہے

مابعد کے جہٹکے

مابعد کے چہوٹے جہٹکے - جو بعد زلزلے آتے رہتے ہیں اور جنکو بڑے زلزلے کا بقیہ سمجہا جاتا ہے نہایت ضروری بدرقہ ہیں کیونکہ اُن کے ذریعہ سے چہیڑا ہوا زمین کا پوست آہستہ آہستہ ایک خاص اعتدال پر آجاتا ہے - مابعد کے ہر ایک جہٹکے سے سمجہا جاتا ہے کہ زمین کے نیچے جو تہوڑی بہت کمزوری باقی رہ گئی ہے وہ بالکل جاتی رہیگی - لرزہ گو بظاہر قدرت کے پوشیدہ عجائبات میں سے ہے مگر اُن کا انتظام بالکل سادہ قوانین کے مطابق ہوتا ہے اور انسان کے کاموں کی طرح اُن میں پیچیدگی مطلق نہیں ہے بشرطیکہ کوئی شخص بالکل صحت کے ساتہہ بعد کے جہٹکوں کی تعداد کا مشاہدہ کرے - جو بڑے لرزہ کے بعد ابتدائی چار یا پانچ روز میں آتے ہیں تو اُس مشاہدہ سے ہم ریاضی کا ایک معقول اصول نکال سکتے ہیں جسکے ذریعہ ہم آئندہ عجائبات قدرت کی بابت پیشگوئی کر سکتے ہیں -

۱۸۹۱ء میں ایک بڑا زلزلہ جاپان میں آیا تہا - اور جہٹکوں کی تعداد کا جو اندازہ پہلے چند روزوں میں کیا گیا - اسپر اعتبار کر کے میں نے پیشینگوئی کردی تہی کہ پچہلے جہٹکے غالباً دس سال تک رہینگے اور اُن کی تعداد ۳ ہزار کے قریب ہوگی اور یہ اندازہ بالکل سچا ثابت ہوا - مابعد کے جہٹکے جو بالکل غیر مضر ہوتے ہیں ایک خاص وقفہ رکہتے ہیں اُن کی کیفیت بخار کے مریض سے مشابہ ہوتی ہے - جو اوس کے ٹیمپریچر کے نقشہ میں ہر روز دو دفعہ یا تین دفعہ درج کی جاتی ہے جہٹکوں کی تواتر اور اُن کی شدت اور خفت سے ہم ایک لہردار خط تیار کر سکتے ہیں جس سے اُن کا تواتر قلیل یا کثیر عرصہ میں معلوم ہو جائیگا - اسمیں اندیشہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جس اثناء میں مابعد کے چند جہٹکے رجسٹر کئے جاتے ہیں تم بہت سے جہٹکوں کی تعداد دیکہا کیا حاصل